عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

۵ | یکم تا ۷ صفر المظفر ۱۴۱۶ھ بمطابق ۳۰ جون تا ۶ جولائی ۱۹۹۵ء

امام السالکین
سید عبدالقادر جیلانی

تذکرہ شہدائے ختم نبوت

ختم نبوت
منکرین کے اعتراضات کا محاکمہ

شریعت کی جامعیت

مدارس کی قوت اور کفر کے ایوانوں میں لرزہ

نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

از راؤ عبدالرحمٰن رحیمی ساکن ملتان شہر

مجھے بال و پر دے اے عزوجل کہ تیری ہی ذات کی آس ہے
ہو در رسول پہ حاضری' میرا دل بڑا ہی اداس ہے
مرا ان کے در پہ قیام ہو' تیرا ذکر' ان پہ سلام ہو
یونہی میری عمر تمام ہو یہی اک تڑپ ہے پیاس ہے
یہ نماز و روزہ زکوٰۃ و حج جو ہو عشق ان کا ہیں معتبر
یہ رضائے حق کی دلیل ہے' یہ قبولیت کی اساس ہے
میں غلام خیر انام ہوں' زر و مال لے کے میں کیا کروں
کہ عزیز لعل و گہر سے بھی مجھے ان کے کوچہ کی گھاس ہے
کیا جب کبھی ترا تذکرہ مرے جسم و جاں کو سکوں ہوا
مری آنکھ غم میں برس پڑی ترے نام میں وہ مٹھاس ہے
وہ رسول ہیں میں ہوں امتی' بنی قیمتی مری زندگی
یہ عظیم شان ہمیں ملی' یہ تمام شکر و سپاس ہے
گو ہوں معصیت سے لدا ہوا' مجھے آسرا ہے رحیم کا
وہ شفیع ہیں مرے حشر میں تو حرام پھر مجھے یاس ہے
جو زمین روضہ میں متصل ہے حبیب' آپ کے جسم سے
ہے عظیم کعبہ و عرش سے' یہ یقین نکتہ شناس ہے
یہی اہل حق کا ہے فیصلہ' کہ حیات قبر میں ہیں نبی
جو ہے اس عقیدہ پہ معترض' ہوا اس کی عقل کا ناس ہے
وہ جو تیرے زیر نظر رہی' ترے حکم پر جو فدا ہوئی
نہیں جس کا ثانی جہاں میں وہ تری عظیم کلاس ہے
تو ہے عقل و مال سے بہرہ ور' یہ درست تو ہے فلاسفر
ہو تو زہد و تقویٰ سے متصف' یہی عبدیت کا لباس ہے
یہ جو بعد کی ہیں حکایتیں' ترے جسم کی ہیں مسافتیں
تری روح کی جو اذان ہو' تو قریب ان کے ہے پاس ہے
کہی تو نے نعت رسول ہے' یہی اہل دل کا اصول ہے
جو یہ نظر حق میں قبول ہے' نہیں کچھ بھی خوف و ہراس ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ
ختم نبوة

یکم تا ۷ ر
صفر المظفر ۱۴۱۶ھ
بمطابق ۳۰ تا ۷ ر جولائی ۱۹۹۵ء

جلد نمبر ۱۴
شمارہ نمبر ۵

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ○ مولانا اللہ وسایا
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا منظور احمد حسینی
مولانا محمد جمیل خان ○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر
حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر
محمد انور

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین
ارشد دوست محمد

اس شمارے میں

اداریہ ۴
مدارس کی قوت اور کفر کے ایوانوں میں لرزہ ۶
ختم نبوت ـــ منکرین کے اعتراضات کا محاکمہ ۱۰
سید عبدالقادر جیلانی ۱۳
حق گوئی کی چند مثالیں ۱۵
عصر حاضر ـــ حدیث نبوی کے آئینہ میں ۱۷
تذکرہ شہدائے ختم نبوت ۱۹
اک ایڈ...اذ...ز...خ ۲۲
islamic belief of finality of prophethood ۲۶

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۲۰۰ روپے
ششماہی ۷۵
سہ ماہی ۵۰ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ○ یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
○ متحدہ عرب امارات و انڈیا ۵۰ ڈالر
چیک یا ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت ـــ الائیڈ بینک نوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

قیمت ۳ روپے

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199

کراچی کا المیہ اور اس کا حل

باطل قوتیں روز اول سے ہمیں مٹانے اور ہمارے خلاف سازشوں کے جال بننے میں مصروف ہیں' لیکن عوام تو کجا' ہمارے خواص بھی شاید ان سازشوں سے آگاہ نہیں' بلکہ شعوری یا غیر شعوری طور پر اغیار کی سازشوں کے مہرے بن جاتے ہیں۔

مشرقی پاکستان کے سقوط کا المیہ سب کے سامنے ہے' مشرقی و مغربی بھائیوں کے درمیان پروپیگنڈہ کے ذریعہ ایسا اشتعال پیدا کردیا کہ دونوں بھائیوں کے درمیان مصالحت ناممکن ہوگئی۔ شیخ مجیب الرحمان کے "چھ نکات" کا ہوا کھڑا کرکے ملک کے دونوں حصوں کو ایسا ٹکرایا گیا کہ ملک دو لخت ہوگیا' کسی کو اندازہ نہیں ہوا کہ اس زہر کے انجکشن کہاں تیار کئے جارہے ہیں' اور کس کے ذریعہ سپلائی کئے جارہے ہیں' ہزاروں مسلمانوں کی جانیں اس فتنہ کی بھینٹ چڑھ گئیں' نہ جانے کتنی عصمتیں لٹ گئیں چنگیزیت اور بربریت کے ایسے ایسے مظاہرے ہوئے کہ انسانیت نے سر پیٹ لیا' شیطنت کا ایک عریاں رقص تھا جس کا تماشا "دونوں بھائی" بنے ہوئے تھے'

ع "اغیار کا جادو چل بھی چکا' ہم ایک تماشا بن بھی چکے"

جو لوگ اس فتنہ کی آگ بڑھانے کیلئے مہروں کے طور پر استعمال کئے جارہے تھے آخر کار ان کا حشر بھی سب نے دیکھ لیا وہ ساری دنیا کیلئے تماشائے عبرت بن کر رہ گئے' آج وہی پاکستان ہے' اور وہی بنگلہ دیش (سابق مشرقی پاکستان) ہے' دونوں طرف' "دونوں بھائی بھائی" کے نعرے لگائے جارہے ہیں' اے کاش ۱۹۷۱ء میں عقل کے ناخن لئے جاتے اور صبر و تحمل سے ایک دوسرے کے دل میں اترنے کی کوشش کی جاتی' ایک دوسرے کے خلاف اشتعال کے بجائے ایک دوسرے کی عزت و احترام کی روش اختیار کی جاتی تو اس وقت بھی "دونوں بھائی بھائی" کا نعرہ لگایا جاسکتا تھا' نہ اغیار کی سازش کا شکار ہوتے' نہ نفرتوں کے کانٹے دلوں کو چھلنی کرتے' نہ ہزاروں جانوں کا خون ناحق اپنی گردن پر لیتے' نہ ہمارا دامن' عزت و آبرو کی پامالی کے سیاہ داغوں سے آلودہ ہوتا' نہ دنیا کی ذلت و رسوائی ہمارا مقدر بنتی' اور نہ آخرت کے محاسبہ کا ہولناک منظر ہمیں دیکھنا نصیب ہوتا۔

مشرقی پاکستان کا سانحہ قیام پاکستان کے قریبا" ربع صدی بعد پیش آیا تھا' آج پھر ۲۵ سال کے بعد وہی ڈرامہ کراچی اور حیدر آباد (سندھ کی شہری آبادی) کے اسٹیج پر دہرایا جارہا ہے' انہوں نے پاکستان کا نقشہ تبدیل کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے' انہوں نے سندھ کو تقسیم کرکے نئے ملک کا نقشہ تیار کر رکھا ہے' لیکن ہماری بھولی بھالی قوم کو کچھ خبر نہیں کہ اندر کون کون سی قوتیں کام کررہی ہیں' اور ہمارے ناخدایان قوم یا تو عوام سے زیادہ بے خبر ہیں' اور نادانستہ اغیار کے پھیلائے ہوئے جال کے نخچیر بنے ہوئے ہیں' یا اللہ تعالیٰ نے اتنی عقل و بصیرت اور فہم و فراست ہی نہیں دی جو حالات کا صحیح ادراک و تدارک کرسکے اور الجھے ہوئے معاملات کی گتھی کو سلجھاسکے۔ کبھی مختلف فرقوں کی عبادت گاہوں اور مساجد کو نشانہ بناکر قوم کو فرقہ واریت کی آگ میں جھونک دیا جاتا ہے' اور سارا الزام غریب "مولوی" کے سر دھر دیا جاتا ہے' کبھی کہا جاتا ہے کہ فلاں سیاسی تنظیم کے دونوں دھڑے باہم دست و گریباں ہیں' اور انہوں نے پوری شہری آبادی کی زندگی اجیرن کر رکھی ہے' کبھی کہا جاتا ہے کہ فلاں فلاں تنظیمیں دہشت گرد ہیں' اور انہوں نے قوم کو یرغمال بنا رکھا ہے' کبھی کسی پر اور کبھی کسی پر ان فسادات کی ذمہ داری ڈالی جارہی ہے۔ لیکن پروپیگنڈے کی آندھی میں کسی کو معلوم نہیں ہوپاتا کہ کون ظالم ہے کون مظلوم ہے' کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ ہے؟ قوم کے ایک ایک فرد کے دل میں ایک دوسرے کے خلاف ایسا اشتعال پیدا کیا جارہا ہے اور نفرتوں کے ایسے بیج بوئے جارہے ہیں کہ پوری قوم خانہ جنگی کی لپیٹ میں آچکی ہے' جب سازش اور فتنہ کا یہ غبار بیٹھے گا تب معلوم ہوگا کہ ہمارے اپنا دشمنوں نے ہمارے ساتھ کیا کردیا' اور ہمارے "فساد فی

سبیل اللہ" کے نتیجے میں ہم کن طاغوتی طاقتوں کا شکار بن گئے ہیں اور کن کی غلامی کا طوق ہمارے گلے میں ڈال دیا گیا ہے؟ ہم جو ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہے تھے' ایک دوسرے کی جان' مال اور عزت و آبرو کی ہولی کھیل رہے تھے' اور بزعم خود اپنی عزت و وقار اور حقوق کی جنگ لڑ رہے تھے' یہ محض پروپیگنڈے کا جادو تھا' ورنہ درحقیقت ہم اغیار کی غلامی کے طوق و سلاسل اپنے لئے تیار کر رہے تھے۔

میں اپنے تمام بھائیوں سے دردمندانہ التجا کرتا ہوں (خواہ وہ مذہبی تنظیمیں ہوں' یا سیاسی جماعتیں) یا کوئی اور گروہ کہ خدارا! آپس کی اس سر پھٹول سے اپنی دنیا و آخرت تباہ نہ کریں' اس باہمی لڑائی سے تم میں سے کسی کو فتح نصیب نہیں ہوگی' بلکہ تمہارا ازلی دشمن' تمہیں اس آگ میں جلاکر سارا مال غنیمت لے اڑے گا' اور تمہارے لئے صرف اپنے زخموں کا چاٹنا باقی رہ جائے گا۔ وہی ازلی دشمن جو اپنی "بندر بانٹ" کے لئے پروپیگنڈے کا غبار اڑا رہا ہے' اور جو تمہارے درمیان اشتعال کی آگ کو مسلسل بھڑکا کر تمہیں خودکشی کے جہنم میں دھکیل رہا ہے۔

جب سے محرم الحرام ۱۴۱۶ھ شروع ہوا ہے میں بہت ہی خائف ہوں کہ خدا خیر کرے' اس سال عاشورہ کا دن جمعہ کو آرہا ہے' کئی سال سے دیکھ رہا ہوں کہ رمضان مبارک کے مہینے میں آسمانی فیصلے نازل ہوتے ہیں' حج کی دنوں میں ان کی تکمیل ہوتی ہے' اور عشرہ محرم کے بعد ان کے نفاذ کے آثار شروع ہو جاتے ہیں۔ دنیا کے عظیم واقعات عاشورہ محرم میں پیش آئے ہیں۔ قیامت کا صور بھی جس دن پھونکا جائے گا وہ محرم کی دسویں تاریخ ہوگی اور جمعہ کا دن ہوگا۔ میں کانپ رہا تھا کہ اس سال جمعہ دس محرم کو آرہا ہے' خدا خیر کرے ہماری قوم اور ہمارے وطن کے بارے میں آسمان سے کیا فیصلے نافذ کئے جارہے ہیں۔

خوب یاد رکھو کہ بندوں کے اعمال جس قسم کے آسمان پر جائیں گے' آسمان سے ویسے ہی فیصلے نازل ہوں گے' میں پہلے ایک مضمون میں عرض کرچکا ہوں کہ مجموعی طور پر ہمارے اعمال بگڑ چکے ہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری گوشمالی کا فیصلہ نازل ہو' آج بھی وقت ہے کہ ہم قوم یونس علیہ السلام کی طرح تائب ہوجائیں۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

> "سو کیوں نہ ہوئی کوئی بستی کہ ایمان لاتی' پھر کام آتا ان کو ایمان لانا' مگر یونس علیہ السلام کی قوم' جب وہ ایمان لائی تو اٹھالیا ہم نے ان پر سے ذلت کا عذاب دنیا کی زندگانی میں' اور فائدہ پہنچایا ہم نے ان کو ایک وقت"۔
>
> (سورہ یونس آیت ۹۸۔ ترجمہ شیخ الہندؒ)

حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کے ایمان لانے کا جو واقعہ اس آیت شریفہ میں ذکر فرمایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

> "جب وہ قوم حضرت یونس علیہ السلام کی مسلسل دعوت و تبلیغ کے بعد بھی اصلاح پذیر نہ ہوئی تو حق تعالیٰ شانہ نے حضرت یونس علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ ان لوگوں کو آگاہ کردو کہ تین دن کے اندر اندر تم پر عذاب آنے والا ہے' حضرت یونس علیہ السلام نے قوم میں اس کا اعلان کردیا' قوم یونس نے آپس میں مشورہ کیا تو اس پر سب کا اتفاق ہوا کہ ہم نے کبھی یونس علیہ السلام کو جھوٹ بولتے نہیں دیکھا اس لئے ان کی بات نظر انداز کرنے کے قابل نہیں' مشورہ میں یہ طے ہوا کہ یہ دیکھا جائے کہ یونس علیہ السلام رات کو ہمارے اندر اپنی جگہ مقیم رہتے ہیں تو سمجھ لو کہ کچھ نہیں ہوگا اور اگر وہ یہاں سے چلے گئے تو یقین کرلو کہ صبح کو ہم پر عذاب آئے گا' حضرت یونس علیہ السلام بارشاد خداوندی رات کو اس بستی سے نکل گئے' صبح ہوئی تو عذاب الٰہی ایک سیاہ دھوئیں اور بادل کی شکل میں ان کے سروں پر منڈلانے لگا اور فضائے آسمانی سے نیچے ان کے قریب ہونے لگا تو ان کو یقین ہوگیا کہ اب ہم سب ہلاک ہونے والے ہیں' یہ دیکھ کر حضرت یونس علیہ السلام کو تلاش کیا کہ ان کے ہاتھ پر مشرف بایمان ہوجائیں اور پچھلے انکار سے توبہ کرلیں مگر حضرت یونس علیہ السلام کو نہ پایا تو خود ہی اخلاص نیت کے ساتھ توبہ و استغفار میں لگ گئے' بستی سے ایک میدان میں نکل آئے' عورتیں بچے اور جانور سب اس میدان میں جمع کردیئے گئے' ٹاٹ کے کپڑے پہن کر عجز و زاری کے ساتھ اس میدان میں توبہ کرنے اور عذاب سے پناہ مانگنے میں اس طرح مشغول ہوئے کہ پورا میدان آہ و بکاہ سے گونجنے لگا' اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور عذاب ان سے ہٹادیا جیساکہ اس آیت میں ذکر کیا گیا ہے' روایات میں ہے کہ یہ عاشورا یعنی دسویں محرم کا دن تھا"
>
> (معارف القرآن ص ۵۷۵' ج ۴)

میں اپنے تمام بھائیوں سے' تمام اہل وطن سے اور ہر اس شخص سے جس کے دل میں خدا اور رسول ﷺ کی ذرا بھی عظمت ہے' نہایت اخلاص اور دردمندی سے التجا کرتا ہوں کہ خدا کے لئے آج قوم یونس علیہ السلام کا کردار ادا کریں' جس کے نکات درج ذیل ہیں:۔

۱۔ بارگاہ الٰہی میں سچی توبہ کریں' اور تمام کبائر کے چھوڑنے کا عزم کریں' جن میں عورتوں کی بے پردگی' ٹی وی' وی سی آر اور ڈش انٹینا جیسی

باقی ص ۲۷

شریعت کی جامعیت

مدارس کی قوت اور کفر کے ایوانوں میں لرزہ

مولانا سعید احمد عنایت اللہ
مدرس مدرسہ صولتیہ مکۃ المکرمہ

اسلام ایک جامع اصلاحی پروگرام

اسلام صرف چند دینی شعائر کی ادائیگی کا نام نہیں جو مخصوص اوقات میں مخصوص مقامات پر ادا کر دیئے جائیں اور بس! بلکہ اسلام ایک کامل و مکمل نظام حیات ہے۔ جو انسانوں کے تمام شعبہ ہائے زندگی کے لیل و نہار میں ان کا مرشد و راہنما اور قائد راہ ہے۔ یہ وہ ضابطہ حیات ہے جو خود علام الغیوب حکیم ذات نے عین انسانی فطرت کے مطابق اپنی افضل ترین مخلوق کی کرامت و شرافت کی حفاظت اور اخروی سعادت کے لئے واضع فرمایا جو انسانی عقل کے جملہ نقائص سے مبرا ہے۔

اسلام وہ نظام حیات ہے جو ایک فردی زندگی کے دونوں پہلوؤں (ظاہری و باطنی) اور جملہ انسانوں کی اجتماعی زندگی کے تمام شعبوں کے لئے ربانی ہدایات پر مشتمل اپنا حسین و جمیل مربوط اصلاحی پروگرام رکھتا ہے۔

اسلام نسبت نہیں عمل کا نام ہے

اسلام مسلم افراد اور مسلم معاشروں سے انفرادی اور اجتماعی حالات میں اپنے نظام کی تنفیذ چاہتا ہے۔ تاکہ فرد اور معاشرہ عملاً" اسلامی ہو۔ نہ کہ صرف نام اور نسبت کا جو اسلام میں کافی نہیں۔ اسلام کی نظر سے اس کے اصولوں سے تمسک اور اللہ کی رسی سے اعتصام مسلمان ہونے کے لئے ... شرط ہے۔ کیونکہ عمل کے بغیر فقط نام اور اسلام کی طرف نسبت پر نہ تو دنیاوی منافع مرتب ہوتے ہیں نہ اخروی ثواب کی امیدیں۔ اس لئے روز اول سے داعی اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اولین خطاب میں جہاں یہ دعویٰ کیا کہ میں اس کائنات میں تمام انسانوں کا واحد نجات دہندہ ہوں۔ (یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا) میں یہی دعویٰ ہے وہاں یہ بھی مطالبہ کیا کہ تم فلاح چاہتے ہو تو تمہیں اللہ کو معبود برحق اور مجھے واجب الاطاعت مان کر میری اتباع کرنی ہوگی (قولو الا الہ الا اللہ تفلحوا) میں یہی واضح اعلان ہے۔ اور اسی شرط کو قرآن حکیم نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے (ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی) کہ تم اللہ سے محبت کے دعویدار ہو تو تم میری اتباع کرو!

اتباع نبوت کا وسیع دائرہ

اتباع نبوت کا دائرہ کہاں تک ہوگا؟

کیا صرف عقیدہ و عبادات میں؟

یا پھر وہ ذات مقدس جس کو اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے لئے اسوہ حسنہ بنایا اس کی لائی ہوئی شریعت مطہر ... امور میں ہمارے لئے مشعل راہ ہے؟

یا ہم دوہرا کردار اپنائیں کہ عقائد و عبادات اسلامی اور نظام زندگی غیر اسلامی؟

اسلام میں دوہرے کردار کی گنجائش نہیں

اسلام میں یہ ضابطہ بھی بالکل واضح ہے کہ اہل ایمان کے لئے نظام زندگی اختیار کرنے میں ثنائیت و دوئیت کی گنجائش نہیں رکھی گئی ہے کہ وہ عقائد و عبادات میں تو شریعت اسلامیہ کے پیرو کار رہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کے نام لیوا رہیں مگر نظام معیشت، معاشرت، سیاست و حکومت میں کسی اور کے نظام کے تابع ہوں۔ بلکہ اسلام نے تو ان کے لئے شرط ایمان یہی ٹھیرائی کہ وہ زندگی کے ہر گوشہ میں حکم خدا اور رسول کو بلا چون و چرا نافذ کریں" کہ اس کو بطیب خاطر قبول کرنا ہی ایمان کی علامت ہے۔ ارشاد ربانی ہے (فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا" مما قضیت ویسلمو تسلیما)

مجھے آپ کے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مومن نہ ہوں گے جب تک اپنے معاملات میں آپ کو حاکم اور فیصل نہ مان لیں۔ پھر آپ کے حکم میں تنگی محسوس نہ کرتے ہوئے مکمل طور پر اس کے

سامنے سر تسلیم خم کردیں۔'

اسلامی نظام کی تنفیذ کیوں؟

اسلام نے کیونکر اپنے نظام حیات کا نفاذ اپنے پیروں پر فرض کیا اس لئے کہ وہ سراسر ہدایت' نور اور انسانی افراد' جماعات اور معاشروں سب کے لئے یکساں طور پر ایک اصلاحی پروگرام ہے اور فلاح کا ضامن ہے' وہ فرد جماعت اور معاشرے کے ہر فساد کو متاثر اصلاح و فلاح مہیا کرتا ہے۔ اور انسانی تاریخ اس کی شاہد بھی ہے اور آج بھی اس میں یہی تاثیر اور انقلابی صلاحیت پہلے کی طرح موجود ہے۔ صرف اس کو آزمایا تو جائے؟

اسلام کے اولین پیغام قرآن حکیم اور اس کے بیان سنت رسول میں جامعیت اور کمال کل بھی تھا اور آج بھی ہے۔

شریعت اور اس کی جامعیت

اسلامی شریعت کے ماہرین نے فقہاء و مجتہدین ہوں یا محدثین وار باب سیر ہر ایک نے اپنی اپنی تالیفات کو عقائد و عبادات تک محدود نہ رکھا بلکہ ایمانیات و عبادات کے علاوہ نکاح و طلاق اور جملہ خوانگی اور پھر معاملات میں بیع و شراء ان کی جملہ اقسام و انواع ہر ایک کے احکام' اقرار' اجارہ' نفقات و حقوق' شفعہ' شہادت جنایات و حدود' ابواب سیر و جہاد میں امن' جنگ کے احکام و آداب' پھر مسلم' غیر مسلموں کے حقوق' وقف و میراث کے مسائل اور بین الاقوامی ضوابط امن و حرب' غرض اس دنیا میں قدم رکھنے سے لے کر مرنے کے بعد تک کے احکام کو مفصل بیان کیا۔ یہ صراط مستقیم ہے اھدنا الصراط المستقیم جس کو اختیار کرنے کی ہم دعا کرتے ہیں۔ یہی وہ طریق نور ہے جس کے بارے میں ارشاد ربانی ہے جس میں اہل ایمان سے مطالبہ ہے کہ (آمنو باللّٰہ ورسولہ والنور الذی انزلنا) تم مومن بننے کے لئے اللہ و رسول پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ اس نورانی نظام زندگی پر ایمان لاؤ جو ہماری طرف سے نازل شدہ ہے۔ اور اس نظام حیات کو اختیار کرو جو ہماری طرف سے وضع کردہ ہے۔ جس کے صانع اور اختراع کرنے والے خالق کائنات ہیں۔

پھر اس پر ایمان لانے کے بعد نہیں بلکہ اس سے پہلے ہر دیگر طاغوت کا کفر اور اس کو رد کرنا بھی ضروری ہے۔ ارشاد ربانی ہے (ومن یکفر بالطاغوت ویومن باللہ) ایمان باللہ یعنی اللہ سے رابطہ کے لئے ضروری شرط ہے کہ ہر طاغوت سے قطع تعلق ہوجاؤ' اس تمہید کے بعد عرض یہ ہے کہ۔

اسلام کا تدریجی اصلاحی پروگرام

اسلام کے اس حسین و جمیل' کامیاب ترین' انتہائی سہل' ہمہ گیر اور قابل عمل اصلاحی نظام حیات کا مطالعہ کرتے ہوئے اسے ہم تین مراحل میں تقسیم کرسکتے ہیں'

۱۔ فردی عقل و قلب کی اصلاح (فردی باطنی اصلاح)

۲۔ فردی اخلاقی و نفسیاتی اصلاح (فردی ظاہری اصلاح)

۳۔ انسانی معاشرے کے افراد کی عمومی اصلاح (افراد کی معاشرتی اصلاح)

ا۔ باطنی اصلاح

اسلام نے اپنے اصلاحی پروگرام کا آغاز انسانی عقول و قلوب کی تطہیر سے کیا۔ اور انہیں باطل تصورات و تخیلات' خرافات اور جاہلی رسوم سے آزاد کرنے کے لئے صحیح عقیدہ عطا کیا۔ اور خالق کی ذات و صفات سے انسان کو ایسا متعارف کرادیا کہ انسانی عقول و قلوب غیر اللہ کی ہر باطل قوت کے خوف اور غلامی سے بالکل آزاد محض ذات حق سے مربوط ہوجائیں۔

۲۔ اخلاقی و نفسیاتی اصلاح

انسان کی اخلاقی و نفسیاتی اصلاح کے لئے ہر فرد پر عبادات کا ایسا نظام عائد کردیا کہ جو اسے ہمیشہ اپنے معبود سے وابستہ رکھے اور اس کو عقل کی آوارگی' فکری بے راہ روی سے باز رکھے' اور خواہشات نفس پر غلبہ پانے میں ممد و معاون بن سکے'۔

۳۔ معاشرتی اصلاح

انسانی معاشروں کی عمومی اصلاح کی خاطر اسلام نے عادلانہ نظام معیشت و معاشرت نظام سیاست و حکومت عطا کیا۔ جس نے انسانوں کے لئے شرافت و کرامت' ان کے جملہ حقوق مالیہ وغیر مالیہ کے حفاظت کی ضمانت دی۔ ان کو امن و امان مہیا کیا' راعی اور رعیت کے فرائض وواجبات مسلمانوں کے مابین تمام معاملات زندگی کے احکام مسلمانوں اور دیگر اقوام کے ساتھ احوال صلح و جنگ کے آداب و احکام' الغرض انسانی زندگی کے انفرادی اور اجتماعی احوال میں شریعت اسلامیہ نے کلی طور پر راہنمائی فرماتے ہوئے احکامات وارشادات ربانی صادر فرمائے جن کی تنفیذ کا مطالبہ بھی فرمایا'

تنفیذ یا ترک؟ سعادت یا شقاوت

اسلام کے اجتماعی نظام کی تنفیذ کے لئے مسلم حکمران اور اسلامی حکومت کو اسی طرح مکلف بنایا جس طرح انفرادی زندگی میں عبادات و فرائض میں ایک فرد مسلم کو!

جس طرح ایک فرد اپنے فرض کو ادا کرکے دنیا میں سرخرو اور سعادت کا حق دار ہوتا ہے اسی طرح اجتماعی نظام میں اس کی تنفیذ سے حکمران سرخرو اور بری الذمہ ہوگا' اور مسلم حکومت و حکمران اور پوری امت ۔ ایک یکساں طور پر مستفید

ہوگا' بلکہ ایک فرد کے انفرادی فرائض کو ترک کرنے سے ضرر اس کی ذات تک محدود رہے گا۔ مگر اسلام کے اجتماعی نظام کی تنفیذ کے ترک سے حکمران اور پھر پوری قوم ہلاکت و شقاوت کا شکار ہوگی' مثال کے طور ایک شخص ترک نماز سے (من ترک الصلاۃ متعمدا" فقد کفر) وعید کا مستحق ہوتا ہے تو اسی طرح مسلم حکمران بھی نظام شریعت کی تنفیذ کا فریضہ ترک کرکے (من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون)(ھم الظالمون) (ھم الفاسقون) کی وعید کا مستحق ہوگا' عبرت کے لئے! تنفیذ شریعت کی دنیاوی برکات کا مشاہدہ آج بھی سعودی عرب کے مثالی امن و اخاء سے کیا جاسکتا ہے۔ اور نظام فطرت کے نتیجہ میں دنیاوی فساد اور مثالی بد امنی کا امریکہ کے پر فتن ماحول و معاشرے سے اندازہ کیا جاسکتا ہے (فاعتبروا یا اولی الالباب!)

مگر صد افسوس

مسلم حکمراں دعوٰی بھی اسلام کا کریں اور ملک بھی مسلمانوں کا ہو مگر تنفیذ شریعت کے بجائے اسلامی احکام کا استہزاء کریں' تمسخر اڑائیں' امن کی ضامن حدود کو وحشیانہ کہیں تو اس حکمراں' اس ملک' اور اس کے عوام کی بدبختی کی کیا حد ہوگی؟ اس عمومی ضلالت و شقاوت سے بچانے کے لئے حق تعالیٰ شانہ نے مسلمان افراد ہوں یا ارباب حکم و حکومت سب سے مطالبہ کیا ہے کہ (ادخلوا فی السلم کافۃ) تم پورے کے پورے اسلام میں داخل ہوجاؤ۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ تم عقائد و عبادات کے ساتھ اپنے معاملات اپنی معاشرتی' اقتصادی' اجتماعی و سیاسی زندگی میں کسی دوسرے نظام کے بجائے صرف اور صرف اسلامی نظام کو اختیار کرو۔ پھر فرمایا (ولا تتبعوا خطوات الشیطان) اس میں تو اسلامی نظام کے علاوہ تمام نظام ہائے زندگی مشرق سے آئیں یا مغرب سے سب کو شیطانی راستے قرار دیا۔ جن کی اتباع سے اس آیت میں روکا گیا ہے' اس قرآنی آیت میں ادخلوا کا امر اور لاتتبعوا کی نہی ہے۔ اس امر اور نہی ہی کے بموجب تمام مسلمان ایک نظام زندگی کے اختیار کرنے اور بقیہ تمام نظام ہائے زندگی کو ترک کرنے کے مکلف بنائے گئے ہیں۔

اسلامی نظام کی درس گاہیں

اسلام کے اس عالم گیر جامع نظام حیات کی باضابطہ تعلیم جن درسگاہوں میں اس کے اصل مصادر قرآن و سنت اور سلف کی تشریحات پر مشتمل کتب کی صورت میں دیجاتی ہے اور جب درسگاہوں کے نصاب میں شروع تا آخر کتب سلف صالحین شامل ہیں اور ان کے جملہ ابواب کو مرتب انداز میں طلبہ کو صرف متعارف ہی نہیں کرایا جاتا ہے بلکہ ایسے رجال کار پیدا کئے جاتے ہیں جو ان تشریحات کو محفوظ کرنے کے ساتھ ان کے داعی اور نقیب ہوتے ہیں وہ ہمارے مدارس دینیہ ہی ہیں' یہ دین کے وہ مورچے ہیں جہاں سے طالبان حق اسرار و رموز شریعت سے مسلح ہوکر میدان دعوت میں اقدام بھی کرتے ہیں اور اعدائے دین کی دعوت کے راستہ میں رکاوٹوں اور شکوک و شبہات کا علمی رد بھی پیش کرتے ہیں۔ جن کے بارے میں کچھ تفصیل پیش کی جاتی ہے۔

دینی مدارس

وہ تعلیمی اور تدریسی ادارے ہیں جن کا ہدف قرآن و سنت کے جملہ علوم و معارف کے انوار سے دنیا کو منور کرنا ہے' جہاں پر شریعت اسلامیہ کو اپنی جامعیت کے ساتھ اس کے اصل مصادر و ماخذ سے سلف کے نہج پر آئندہ نسلوں میں منتقل کیا جاتا ہے۔ یہ وہ تربیتی کیمپ ہیں جہاں پر ایسے راسخ العقیدہ' دعوت دین کے علمبردار تیار کئے جاتے ہیں جو اللہ کی ذات کے بارے میں کسی کی ملامت سے خائف نہ ہوں جو شریعت اسلامیہ کی ابدی صلاحیتوں اور اس کے ہر زمانہ ہر مکان ہر رنگ و نسل کے انسانوں کے لئے یکساں افادیت کے غیر متزلزل عقیدے کے حاملین ہوں۔ اور انھیں اپنی اور پوری انسانیت کی نجات کا واحد راستہ صرف اور صرف اسلام کے عالمگیر عادلانہ نظام زندگی ہی میں نظر آتا ہے۔

مدارس کے فضلاء

مسلم معاشرہ کی موجودہ نسلوں کو سلف امت کے ساتھ مربوط کرنے کی سعی اور موجودہ نسلوں میں اسلام کی عظمت کو پھیلانے کی جدو جہد کرتے ہیں۔ بر صغیر میں انگریزی استعمار کے دور میں انگریز کو بر صغیر سے نکالنے کی جدو جہد میں ان دینی مدارس کا کردار کسی سے مخفی نہیں ہے کہ کتنے ہی علماء کرام قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے رہے اور کتنوں نے تختۂ دار پر لٹک کر آزادی کی تحریک کی آبیاری کی۔ آزادی کے بعد مملکت خداداد پاکستان جو اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا۔ اس میں عملاً" شریعت اسلامیہ کی تنفیذ کے لئے دینی مدارس کے فضلاء کی کوششیں سب پر واضح ہیں' اندرون ملک ان کی خدمات کے ذکر کی خاطر خواہ ضرورت نہیں ہے۔ مگر بیرون ملک ان کی خدمات کا ذکر آئندہ صفحات میں کیا جائے گا۔

دینی مدارس کمرشل ادارے نہیں

ہمارے دینی مدارس کی اساس للّٰہیت پر قائم ہے یہ تعلیمی تجارتی اڈے نہیں جہاں فیس وغیرہ حاصل کرکے تعلیم برائے تجارت دی جائے بلکہ مدارس طلبہ کے قیام' طعام' لباس اور دیگر ضروریات کی

کفالت کرتے ہیں' ان اداروں کا انتظام و انصرام حکومتوں کے بجائے غریب عوام اور مخیر حضرات کے تعاون سے ہوتا ہے۔ بلکہ بعض ادارے تو حکومتی امداد کو قبول بھی نہیں کرتے۔ لہٰذا یہ کسی سیاسی تنظیم کے آلہ کار یا کسی حکومت کے ایجنٹ بھی نہیں بن سکتے۔ ان اداروں کے اس استقلال اور ان کے فضلاء کا تشدد تو نہیں بلکہ تمسک فی الدین اعدائے اسلام کے علاوہ اپنی قوم کے ملحد و بے دین افراد کے لیئے ہمیشہ باعث خطرہ رہتا ہے'

دینی مدارس کی ہمارے ملک میں ایک تاریخ ہے۔ ان کے فضلاء اور طلبہ کو راسخ العقیدہ اصول دین پر قائم' نظریہ اور عقیدہ پر ہر قربانی دینے والے اور زندگی کے مقررہ نصب العین کی طرف بلا خوف و خطرہ گامزن پایا جاتا ہے۔ اگرچہ بعض افراد کے عمل میں کوتاہی ہو' مگر یہ عمومی حالت کا بیان ہے' پھر استثنا تو ہر جگہ موجود ہوتی ہے'

تمسک بالدین کی سزا

اعدائے اسلام نے ان کو متشدد' بنیاد پرست' اصول پرست' الغرض اپنی مرضی و مطلب کے جن جن القابات سے نوازا ان کے عزم و ہمت میں ذرہ بھر فرق نہ آیا۔ بلکہ الحمد للہ اب تو ہمارے معاشرہ کے نوجوانوں کی اکثریت ان القابات پر فخر کرتی ہے۔ کیونکہ یہ القاب محض دینداری کی بنا پر ہی دیئے جاتے ہیں'

اہل دین کے مقابلہ میں کٹر لادین طبقہ کا وجود

ہمارے دینی مدارس کی برصغیر میں اس روشن تاریخ کو دیکھ کر تقسیم سے بہت پہلے انگریز اہل فکر کو بھی ان کی تقلید کا خیال پیدا ہوا۔ چونکہ ہمارے دینی مدارس کی اکثریت رہائشی ادارے کی Residention Institutes کی ہے۔ اور وہاں کے فضلاء اپنے تمسک میں ضرب المثال تھے۔ ت

انگریز نے اپنے دور استعمار میں ایسے کئی ادارے اپنے بڑے قائدین کے نام پر برصغیر میں قائم کئے۔ تاکہ وہاں کٹر لادین پیدا کئے جائیں۔ ان میں ہماری نسل کے مخصوص طبقہ کے لوگ تعلیم حاصل کریں۔ جن کا رنگ تو سرخ ہو مگر خون بالکل سفید۔ فکر و دل مغربی قلب ایمان سے خالی یا ضعیف اور قالب اسلامی معاشرے سے بالکل عاری' چال ڈھال' زبان و کلچر بدیسی۔ ان اداروں کے فضلاء انگریزی حکومت کے اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوں۔ اور یہ دیسی استعمار انگریزی استعمار کے کٹر نمائندے بن کر اپنی ہی ملت اور قوم کے افراد پر حکومت بھی کریں اور ان کے دین اور تہذیب و ثقافت سے تمسخر بھی'

شریعت کو اس زمانے میں قابل اصلاح یا ناقابل عمل قرار دیکر اس کی جگہ استعمار کے نظام زندگی کو اختیار کرنے کی ترغیب بھی دیں اور اس کے لئے جد و جہد بھی کریں۔ اس طرح اپنے آقاؤں کی نمک خواری کا حق ادا کریں اور اہل دین کے خلاف اپنے ہر اقدام میں نیز ملکی مفاد کو قربان کرتے ہوئے اپنے آقاؤں سے ڈکٹیشن لیں' انھیں کے منصوبوں کو یہ نام نہاد مسلم زعما' اپنے ہاتھوں پایہ تکمیل تک پہونچا کر اپنی ملت و ملک سے غداری اور اپنے آقاؤں سے وفاداری کے ثبوت مہیا کریں۔

یہی وجہ ہے کہ آج کے جدید استعمار اور عالمی غنڈے امریکا کے ایجنٹوں نے اپنے محب وطن و محب دین اہل علم کو وہی القابات دیئے جو ان کے آقا پہلے دے چکے تھے۔ مزید ان کو اس طرح بھی مسلم عوام میں بدنام کیا کہ ان کی دینداری ہماری ترقی میں رکاوٹ ہے۔ بلکہ بڑی ڈھٹائی سے بعض مسلم حکمرانوں نے اعلان کیا (وزیر اعظم پاکستان مسز بے نظیر نے) کہ ہمیں بنیاد پرستی یا ترقی ہر دو میں سے ایک کو اختیار کرنا ہو گا' یہ تو تصویر کا ایک رخ ہے۔

بقیہ: محاکمہ

متفق نہیں اور نہ ہی ان کو اچھا سمجھتا ہے بلکہ صرف تجارت وغیرہ دنیوی معاملات کی حد تک ان سے تعلق رکھتا ہے تو اس بارے میں تفصیل یہ ہے کہ وہ قادیانی جس سے ان کے تجارتی تعلقات ہیں اگر پہلے مسلمان تھا بعد میں نعوذ باللہ مرتد ہوا یا اس کا باپ مرتد ہوا تو وہ قادیانی چونکہ خود اپنے مال کا مالک نہیں ہے اور اس کا کوئی عقیدہ صحیح نہیں اس لئے یہ شخص اگر ان سے تجارت کرتا ہے تو یہ تجارت صحیح نہ ہو گی اور اگر وہ قادیانی مرتد یا مرتد کا بیٹا نہیں بلکہ باپ دادا سے اس باطل عقیدہ پر ہے تو ایسے قادیانی سے تجارت کرنے سے مال کا مالک مرتد ہو جائے گا لہٰذا ایسے لوگوں سے تجارت کا معاملہ جائز نہیں ☆اس میں قادیانیوں کے ساتھ تعاون ہے۔ ☆اس قسم کے لین دین اور معاملات میں لوگ قادیانیوں کو مسلمانوں کا ایک فرقہ سمجھنے لگتے ہیں۔ ☆اس طرح قادیانیوں کو اپنا جال پھیلانے کے مواقع ملتے ہیں۔ پس قادیانیوں سے لین دین اور دیگر ہر قسم کے معاملات میں قطع تعلق ضروری ہے۔ ان سے تعلقات رکھنے والا اگرچہ ان کو برا سمجھتا ہو قابل ملامت ہے ایسے شخص کو سمجھانا دوسرے مسلمانوں پر فرض ہے۔

رد عیسائیت کے شائقین کے لئے انمول تحفہ

رد عیسائیت پر وسیع مطالعہ رکھنے والے اور علم مناظرہ کے فاضل جناب حکیم ڈاکٹر محمد عمران خان صاحب کا ایک تحقیقی مقالہ "حقیقی نجات" کے نام سے شائع ہو گیا ہے۔
جس میں عیسائی مذہب کو تمام عقلی' نقلی' بائبلی' قرآنی اور پادریوں کے دلائل سے رد کیا گیا ہے۔ رد عیسائیت پر دلچسپی رکھنے والے حضرات کیلئے ایک انمول تحفہ ہے۔

• پے ڈاک کے لفافے میں رکھ کر ارسال کریں کتاب روانہ کر دی جائے گی۔

پتہ۔ حکیم ڈاکٹر محمد عمران خان
ایس ٹی ۳ ۔ ا ے ۱ ایف بی ایریا ۹ کراچی ۷۵۹۵۰

ختم نبوت

منکرین کے اعتراضات کا محاکمہ

علامہ مفتی عبدالحکیم

سوال.... ایک عام مسلمان کو نبوت و رسالت کے بارے میں کیا عقیدہ رکھنا چاہئے؟ اور ختم نبوت کے بارے میں بھی وضاحت کریں کہ ایک مسلمان کو ختم نبوت پر کس طرح ایمان رکھنا چاہئے تاکہ قادیانیوں کے فتنہ و شر سے مسلمان محفوظ رہ سکیں۔ کیونکہ وہ خود بھی کہتے اور لکھتے ہیں کہ آنحضور ﷺ خاتم **النبیین** ہیں۔ لہٰذا مہربانی فرماکر تفصیلی جواب سے نوازیں۔

جواب.... نبوت و رسالت کے بارے میں ایک مسلمان کو جو عقیدہ رکھنا چاہئے ان کو ہم خصوصیات نبوت کے نام سے بھی تعبیر کرسکتے ہیں۔ باقی جہاں تک قادیانیوں کی بدلتی ہوئی نئی پالیسی ہے۔ اس کے بارے میں صرف اتنا ہی عرض کروں گا کہ یہ لوگ زمانہ ساز ہیں اسی طرح مرزا قادیانی خود بھی متلون مزاج تھا اس نے خود اپنی زندگی میں اتنے دعوے کئے جن کی ضخیم کتاب تیار کی جاسکتی ہے۔ اور ہر روز نئے دعووں کے ساتھ آنا ہی اس چیز کی دلیل ہے کہ ایسا آدمی جھوٹا ہے اور جھوٹ کی کوئی بنیاد نہیں ہوا کرتی اس لئے جھوٹا آدمی بھیس بدل بدل کر ایمان پر ڈاکہ ڈالتا ہے۔ یہ بات ذہن نشین کرلیجئے کہ ختم نبوت کا عقیدہ رکھ کر منکرین ختم نبوت کی تکذیب کرنا بھی ضروری ہے جو شخص ختم نبوت پر ایمان رکھتا ہو مگر منکر ختم نبوت کو ولی یا غوث یا قطب یا اللہ تعالیٰ کو ماننے والا سمجھے، یا منکر کو دولت دوست رکھتا ہو اور مسلمان ہو کر کافر کو بھی اس کے کفر کے باوجود مسلمان سمجھتا ہو لہٰذا محض ختم نبوت پر ہی ایمان لانے سے ایمان معتبر نہیں ہوگا بلکہ منکرین ختم نبوت کی تکذیب کرنا بھی ضروری ہے اب ہم اس طرف آتے ہیں کہ ایک مسلمان کو نبوت و رسالت کے بارے میں کیا عقیدہ رکھنا چاہئے اس کا جواب حسب ذیل ہے۔

خصوصیات نبوت

☆نبوت عہدہ وہبی ہے کسبی نہیں **اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالتہ** (الاعراف)

اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ عہدہ رسالت کس کو دینا چاہئے۔

☆کوئی اپنی کوشش و محنت اور ریاضت و عبادت سے نبی نہیں بن سکتا۔ ایسی آرزو سے عبادت و ریاضت کرنے والا جھوٹا کذاب ہے۔ اور ایسا شخص واجب **القتل** ہے۔ ☆نبی کے علوم وہبی ہوتے ہیں کسبی نہیں۔ وہ زمین کے کسی استاد سے تعلیم حاصل کیا ہوا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ان کو بذریعہ وحی علوم عطا کرتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو علوم عطا فرمائے گئے ہیں ان کا تعدد و شمار میں احاطہ انسانی سے باہر ہے۔ انہیں گننا اور شمار کرنا حماقت ہے اور نفی کرنا بھی بدعقیدگی ہے۔ ہاں تمام علوم عطائی ہیں ذاتی نہیں۔ ختم نبوت حسن صورت و سیرت کے لحاظ سے بھی پوری امت پر ممتاز ہوتے ہیں۔ ☆علمی اور عملی کمال یعنی نبی کا علم اور عمل دونوں کامل ہوتے ہیں۔ کمال علم یہ ہے کہ اس میں کوئی غلطی نہیں ہوتی اور نبی کا عمل کامل ہوتا ہے۔ ہر گناہ سے پاک ہوتے ہیں۔ چونکہ وہ امت کے لئے نمونہ عمل ہوتے ہیں ان کی طرف کسی قسم کی غلطی اور خطاء کی نسبت کرنا گمراہی ہے۔ ☆نبی مزکی و مطہر ہوتا ہے وہ لوگوں کا تزکیہ نفس کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے تربیت یافتگان دیگر تمام اشخاص سے ممتاز و منفرد ہوتے ہیں۔

نبی انسانوں کا خیر خواہ ہوتا ہے وہ ہر وقت انسانوں کی فلاح کا چاہنے والا ہوتا ہے۔ ان کی تمام مساعی جلیلہ کا مدعا نجات انسانیت ہے۔ ☆نبی کی معاشی زندگی اور اخلاقی کردار' امارت اور فقر صورتوں میں یکساں ہوتی ہے۔

نبی کی پوشاک' خوراک' مسکن میں جو سادگی فقر کی حالت میں ہوتی ہے۔ بادشاہی' حکومت حاصل ہونے پر بھی وہی ہوتی ہے۔ دونوں حالتوں میں تواضع و انکساری ہوتی ہے۔ وہ مفاد عوام پر ذاتی مفاد کو قربان کرتے ہیں۔ غلبہ و سلطنت حاصل ہونے پر بھی ان کے عجز و نیاز اور شان عبدیت و تواضع پر کسی قسم کا اثر نہیں پڑتا۔ ان کے قلب و روح کی پاکیزگی کسی بھی ماحول سے متاثر نہیں ہوتی۔ ☆نبی کی زندگی میں بناوٹ' تکلف' نمائش' ملفوظات' نمود شخصیت کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ان کا حب و بغض رب العالمین کے لئے ہوتا ہے۔ وہ حق نفس کو معاف کرنے والا ہوتا ہے۔ لیکن حق اللہ کو معاف

نہیں کرتا۔ ☆نبی اطاعت الٰہی کا عملی نمونہ ہوتا ہے۔ خلوت، جلوت، گھر میں، گھر سے باہر، دوستوں اور دشمنوں میں، غصہ اور خوشی الغرض کسی حالت میں بھی رضاالٰہی کی راہ سے سرمو تجاوز نہیں کرتا۔ حق کی اطاعت اس کی فطرت میں شامل ہوتی ہے۔ ☆نبی کے دعویٰ نبوت کی تائید میں خوارق اور معجزات کا ظہور ہوتا ہے۔ معجزے کے لئے سات شرطیں بیان کی گئیں ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کا فعل ہو ۲۔ خارق عادت ہو ۳۔ اس کا معارضہ ناممکن ہو ۴۔ مدعی نبوت سے ظاہر ہو ۵۔ دعویٰ کے موافق ہو ۶۔ نبی کا مکذب نہ ہو ۷۔ دعویٰ پر مقدم ہو۔

معجزہ کی اصولی دو قسمیں ہیں

۱۔ معجزہ معنویہ ۲۔ معجزہ **حسیلئہ**

☆معجزہ معنویہ خواص کے لئے ہوتا ہے۔ جیسے قرآن اور دیگر کتب وغیرہ۔ ☆معجزہ حسیلہ عوام کے لئے ہوتا ہے۔ جیسے شق القمر، تکثیر طعام و میاہ تکلم حیوانات و جمادات۔ معجزات معنویہ کو عقلی معجزات بھی کہتے ہیں۔

(نوٹ) بنی اسرائیل کے اکثر معجزات حسی تھے۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ وہ قوم بڑی کند ذہن اور کم فہم تھی۔ اور امت محمدیہ ﷺ کے زیادہ تر معجزات عقلی ہیں اس کی دو وجوہ ہیں۔ ایک وجہ اس امت کے افراد کی ذکاوت اور عقل کا کمال ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ شریعت محمدیہ ﷺ چونکہ تاقیام قیامت رہنے والی ہے۔ اس لئے اسے باقی رہنے والا معجزہ بصورت قرآن دیا گیا۔

معجزہ و کرامت اور سحر میں فرق

معجزہ و کرامت دونوں فعل خداوندی ہیں۔ معجزہ کا ظہور نبی پر ہوتا ہے اور کرامت کا مظہر ولی ہوتا ہے۔ دونوں غیر اختیاری ہیں۔ کسب اور اکتساب اور تعلیم و **تعلم** کو اس میں کوئی دخل نہیں دونوں کا سبب محض ارادہ الٰہیہ ہے اس کے برعکس سحر ایسا فعل و عمل ہے جو مخفی اسباب پر مبنی ہو۔ یہ انسانی فعل ہے اور اس کے اختیار میں ہے۔ سحر تعلیم و **تعلم** اور کسب و اکتساب اور مشق اور تجربہ سے حاصل ہو سکتا ہے ☆نبی کا والد اور والدہ مشرک اور کافر نہیں ہو سکتے۔ ☆نبی خالق و مخلوق کے درمیان وسیلہ ہوتا ہے۔ ☆نبی کو علم غیب سے نوازا جاتا ہے۔ اس کی نفی کرنا جہالت و حماقت ہے۔ ☆ہر نبی کی طرف وحی آتی ہے۔ ☆ہر رسول نبی ہوتا ہے لیکن ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔ رسول صاحب کتاب و صحیفہ ہوتا ہے ☆نفس نبوت میں سب انبیاء برابر ہیں لیکن درجات و مراتب میں فرق ہے۔

•قرآن اور ختم نبوت

قرآن حکیم کی ایک سو سے زائد آیات میں مسئلہ ختم نبوت بیان کیا گیا ہے۔ چند آیات یہ ہیں۔

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین و کان اللہ بکل شئی علیما

(الاحزاب)

محمد رسول اللہ علیہ و آلہ وسلم باپ نہیں کسی کے تم مردوں میں سے لیکن رسول ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اور مہر سب نبیوں پر اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ آپ پر نبوت ختم ہوگئی اب کوئی نبی نہیں ہو سکتا بس جن کو ملنی تھی مل چکی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی آخری زمانے میں بحیثیت آپ کے امتی کے آئیں گے۔ جیسے تمام انبیاء کرام اپنے اپنے مقام پر موجود ہیں مگر شش جہت میں عمل صرف نبوت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جاری و ساری ہے۔ حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعا روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قیامت سے قبل دجال اور کذاب نبوت کا دعویٰ کریں گے۔ جو سب جھوٹے ہوں گے۔

وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی

حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔

ختم نبوت

لا الہ الا اللہ میں جملہ نکرہ ہے جو عموم پر دال ہے۔ اور جب نکرہ پر حرف نفی داخل ہو جائے تو معنی حصر کا ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی طرح کا کوئی معبود نہیں نہ اصلی نہ ظلی نہ بروزی، نہ مراقی، نہ مراقی، نہ مذاقی۔ اسی طرح ہی لانبی بعدی کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ میں نبی نکرہ حرف نفی کے بعد ہے۔ جس کے معنی ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی طرح کا کوئی نبی نہیں۔ نہ اصلی نہ نقلی نہ ظلی نہ بروزی پس نہ کوئی دوسرا الہ ممکن ہے اور نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی ممکن ہے۔ آپ کے بعد نبوت کا امکان ماننا بھی کفر ہے۔ قرآن حکیم نے واضح طور پر فرمایا۔ کہ آپ آخری نبی ہیں اور اسی پر صحابہ کرام کا عقیدہ تھا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

فان امنو بمثل ما امنتم بہ فقد اہتدوا

اے صحابہ۔۔ اگر لوگ ایسا ایمان لائیں جیسا تمہارا ایمان ہے تو وہ ہدایت پا جائیں گے۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام معیار ایمان ہیں۔ اور انہوں نے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں مانا لہٰذا ہمارے لئے ختم نبوت پر ایمان لازمی ہے اس کے بغیر ایمان کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ لفظ خاتم ختم سے بنا ہے جس کے لغوی معنی ہیں مہر لگانا۔ اصطلاحی معنی ہیں۔ تمام کرنا، بند کرنا، کیونکہ مہر یا تو مضمون کے آخر پر لگتی ہے جس سے مضمون بند ہو جاتا ہے۔ یا پارسل پر بند ہونے پر لگتی ہے۔ مہر لگنے کے بعد نہ کوئی شے داخل ہو سکتی ہے۔ نہ اس سے خارج۔ اسی لئے تمام ہونے کو ختم کہا جاتا ہے۔ قرآن حکیم میں یہ لفظ خاتم انہی دو معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

ختم اللہ علی قلوبھم و علی سمعھم

(البقرہ)

اللہ تعالیٰ نے ان کفار کے دلوں اور کانوں پر مہر لگادی۔

اس میں ختم، بمعنی مہر استعمال ہوا ہے۔ کہ جب کفار کے دل و کان پر مہر لگ گئی تو اب نہ باہر سے ایمان داخل ہو سکتا ہے اور نہ ان کے اندر سے کفر باہر نکل سکتا ہے۔

الیوم نختم علی افواھھم و تکلمنا ایدیھم و تشھد ارجلھم بما کانوا یکسبون۔

آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ہم سے ان کے ہاتھ بولیں گے۔ اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے۔ جو کچھ وہ کرتے تھے۔

اس آیت میں بھی ختم، بمعنی مہر کے استعمال ہوا

ہے۔ کہ قیامت کے دن منہ پر مہر ہوگی نہ باہر سے ایمان داخل ہوسکے گا اور نہ اندر سے کفر نکل سکے گا۔ پس جو کچھ کیا ہوگا وہ اعضاء گواہی دیں گے۔ آیت ختم نبوت میں لفظ ختم فی معنی میں استعمال ہوا ہے یعنی آخری۔ خاتم ختم سے بنا ہے۔ اس کے معنی افضل نہیں۔ ورنہ **ختم اللہ علی قلوبھم و علی سمعھم** کے معنی یہ ہوتے اور کئے جاتے کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کے دل اور کان افضل کردیئے۔ (العیاذ باللہ) ختم کا معنی آخری ہی ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس کو فرمایا۔

انت خاتم المھاجرین

تم مہاجرین میں آخری مہاجر ہو کیونکہ انہوں نے فتح مکہ کے دن ہجرت کی۔ اس کے بعد ہجرت بند ہوگئی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا ھجرۃ بعد الیوم

آج کے بعد مکہ سے ہجرت نہ ہوگی یعنی مکہ فتح ہوجانے کے بعد مسلمانوں کے پاس ہی رہے گا۔ خاتم المہاجرین کے معنی افضل المہاجرین نہیں لئے جاسکتے کیونکہ آپ بھی تو مہاجر ہیں۔ لہٰذا آخری ہی ہوگا۔ افضل ہرگز نہیں۔ تمام مفسرین نے خاتم **النبیین** کی یہی تفسیر کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔ ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اور خاتم **النبیین** آپ نے نبوت کو ختم کیا اور اس پر مہر لگادی۔ پس آپ کے بعد نبوت کسی پر نہ کھولی جائے گی۔ قیامت کے قائم ہونے تک اور ایسا ہی آئمہ تفسیر، صحابہ و تابعین نے فرمایا۔ کسی قادیانی کے عقلی ڈھکوسلوں پر کان نہیں دھرنے چاہئیں۔ کیونکہ دین نقل سے پہنچا ہے عقل سے نہیں۔ دین عقل کے مطابق ہے لیکن ہر کس و ناکس کی عقل میں دین کی ہر ہربات کا آجانا ضروری نہیں۔ باقی اگر اپنے ایمان کو محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ صحبت بد کو ترک کردو اسلام کا آغاز ہی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے ہوا ہے۔ اثبات بعد میں ہے نفی پہلے ہے لہٰذا توحید میں غیر خدا کی نفی کرنا شرط اول ہے۔ اسی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کی پہلی شرط دشمن و گستاخ اور منکر ختم نبوت کا قولی و عملی رد ہے۔ سو بار غلامی کا دعویٰ کیا جائے لیکن ان کی صحبت ترک نہ کی جائے تو یہ دعویٰ کامل نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا ان قادیانیوں کی صحبت سے خود بھی بچو اور دوسروں کو بھی بچاؤ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ختم نبوت کے منکرین کے عقلی ڈھکوسلوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قادیانیوں سے تعلقات کا حکم

سوال۔ ایک شخص صحیح العقیدہ ہے۔ صوم و صلوٰۃ کا پابند ہے لیکن اس کے دینوی تعلقات قادیانی جماعت کے ساتھ ہیں کیا ایسے شخص سے مسجد کے لئے چندہ لینا اور تعلقات رکھنا جائز ہے؟! ایسے شخص کو خنزیر سے بدتر کہنا اور سمجھنا کیسا ہے؟ مہربانی فرماکر جواب سے نوازیں۔

جواب۔ ایسا شخص جو صوم و صلوٰۃ کا پابند ہے لیکن اس کے تعلقات قادیانی جماعت کے ساتھ ہیں اگر وہ دل سے بھی ان کو اچھا سمجھتا ہے تو وہ مرتد ہے اور بلاشبہ خنزیر سے بدتر ہے اس سے تعلقات رکھنا ناجائز ہے۔ اس سے مسجد کے لئے چندہ لینا بھی جائز نہیں ہے اور اگر وہ قادیانیوں کے عقائد و نظریات سے

باقی ص ۹ پر

کارِ خیر میں حصہ لیجئے

دینی و تبلیغی اور قرآنی تعلیمات کا ادارہ مولانا ولدار احمد احرار مدنی کی کاوشوں کا مظہر ہے جو کہ گلیکسو فیکٹری کے بالمقابل عیسائیوں کی بڑی آبادی یوحنا آباد حمزہ ٹاؤن کے ساتھ واقع ہے جہاں پر مسلمانوں کے تقریباً چار سو گھر ہیں لیکن نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مسلمانوں کی اس آبادی میں ایک بھی مسجد یا دینی ادارہ نہیں۔ جمعہ کے روز بستی کے لوگ باہر سے کسی خطیب صاحب کا انتظام کرکے کبھی کبھی جمعہ ادا کرلیتے ہیں۔ اکثر یہاں جمعے کی نماز یا پنج گانہ نمازوں کے لئے جماعت نہیں ہوتی۔ ایک طرف تو مسلمانوں کی زبوں حالی اور پسماندگی کا یہ عالم ہے تو دوسری طرف عیسائیت گاڈیفیت اور ریشہ دوانیوں اور سازشوں کے ایسے ہتھکنڈوں سے ان بے بس لوگوں کو زر زن اور زمین کا لالچ دے کر عیسائیت کی طرف مائل کیا جارہا ہے۔ اس صورت حال کے پیش نظر ضرورت اس امر کی تھی کہ یہاں مسلمان افراد کو ان کا دینی حق 'دین اسلام کی تعلیم اور تبلیغ کرکے ادا کیا جائے اور اس کے لئے نہایت ضروری تھا کہ یہاں ایک دینی ادارے کا قیام عمل میں لایا جائے۔ اس کے تحت مسجد اور مدرسہ تعمیر کرکے قرآنی تعلیمات کو اور اسلام کی تبلیغ کو فروغ دیا جائے اور مسلمانوں کو باقاعدہ طور پر نماز باجماعت اور قرآنی تعلیم کے حصول کی سعادت حاصل ہوسکے۔ اس کارِ خیر کے ضمن میں سب سے پہلے حضرت مولانا ولدار احمد احرار مدنی نے جو کہ حضرت قطب وقت شیخ المشائخ شاہ عبد القادر رائے پوری اور مجاہد ملت حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے رفیق سفر اور خادم خاص رہے ہیں "جنہوں نے حضرت مولانا بہاؤ الحق قاسمی کی نماز جنازہ پڑھانے کی سعادت حاصل کی اور مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں مدت المدید تک تدریس قرآن پاک کا فریضہ بھی انجام دیا" مفکر احرار چودھری افضل حق کی اہلیہ مکرمہ محترمہ حضرت بوائی مرحومہ کا جنازہ بھی موصوف ہی نے پڑھایا۔ بعد از نماز جنازہ بڑا مفصل تعزیتی خطاب بھی کیا اور دعائے مغفرت بھی کرائی اور مولانا ولدار احمد مدنی نے تحریک فوجی بھرتی کے خلاف اور تحریک تحفظ نبوت اور تحریک جنگ آزادی کشمیر و آزادی افغانستان میں بھرپور مجاہدانہ کردار ادا کیا تھا۔ انہوں نی اہل دردِ طبقہ کی توجہ اس اہم ضرورت کی طرف مبذول کرائی چنانچہ رفتہ رفتہ رقومات جمع کرکے مسجد و مدرسہ کے لئے اس علاقے میں تین کنال سے زائد رقبہ خریدا اور قانونی موشگافیوں اور دفتری رکاوٹوں کے باعث عرصہ تین سال کے بعد باضابطہ طور پر اس رقبہ کا قبضہ حاصل کیا' پھر یہاں مسجد و مدرسہ کی تعمیر کے لئے سنگ بنیاد حضرت شیخ طریقت سید انور حسین نفیس رقم شاہ صاحب دامت برکاتہم کے دست مبارک سے کرایا۔ اب یہاں مسجد و مدرسہ کی تعمیر جدید شروع ہوچکی ہے۔ مدرسہ کے دو کمرے اور برآمدے مکمل ہوچکے ہیں۔ مسجد کی تعمیر کے لئے بنیادیں کھودی جارہی ہیں اس لئے مخیر اور اہل ثروت اور دین کا درد رکھنے والے مسلمانوں سے پرزور اپیل ہے کہ مراعات سے مدرسے کی معاونت فرماکر ثواب دارین حاصل کریں۔ آمین ثم آمین۔

رابطہ کے لئے ۲۲ جی لبرٹی پلازہ لبرٹی مارکیٹ گلبرگ نمبر ۳ لاہور فون ۸۷۵۹۱۵۷ اور ۵۷۱۰۹۲۲-۳ ایوب بیکرز شیخ اسٹاپ اچھرہ لاہور فون نمبر ۷۵۷۲۵۲۸

امام السالکین

سیّد عبد القادر جیلانیؒ

سید ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانیؒ کا سلسلہ نسب والد کی طرف سے سیدنا حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور والدہ کی طرف سے سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ اس اعتبار سے آپ حسنی بھی تھے اور حسینی بھی آپؒ کے والد محترم کا نام ابو صالح عبداللہ تھا جن کا زہد و تقویٰ میں کوئی ثانی نہ تھا۔ دیانت داری کا یہ عالم تھا کہ پانی میں بہتا ہوا سیب کھا تو لیا مگر اس وقت تک چین نہ آیا جب تک باغ کے مالک کو تلاش کر کے اس سے اسکا کھانا جائز نہ کرا لیا۔

والدہ محترمہ حضرت عبداللہ صومعی کی دختر نیک اختر ام الخیر فاطمہ تھیں جنہوں نے نہ کبھی جھوٹ بولا نہ کسی کی غیبت کی۔ نہ کسی کی بری بات سنی۔ نہ کبھی خلاف شریعت کوئی کام کیا اور نہ کبھی ان کی کسی غیر محرم مرد پر نظر پڑی۔

آپؒ نے فرشتہ سیرت ماں اور متقی باپ کی آغوش میں پرورش پا کر محی الدین یعنی دین کو زندہ کرنے والے کا بجا طور پر لقب حاصل کیا تھا۔ ابتدائی تعلیم زاہد اور متقی باپ اور پاکیزہ فعال تقویٰ و پرہیز گاری کی دلدادہ ماں سے گھر پر ہی حاصل کی۔ والد صاحب کے انتقال کے بعد بچے کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری جب نیک پاک دامنہ اور صالح ماں پر آن پڑی تو انہوں نے اسے احسن طریقہ اس پر انجام دیا۔

ان دنوں بغداد دینی تعلیم کے علوم و فنون کا مرکز اور اسلامی تہذیب کا گہوارہ تھا جہاں دور دراز سے علم و عرفان کے پیاسے اپنی پیاس بجھانے آتے تھے۔

تحصیل علم کے لئے بیٹے کو بغداد روانہ کرتے وقت زاہدہ اور صدیقہ ماں نے نصیحت کی کہ بیٹا کبھی جھوٹ نہ بولنا۔ چاہے کتنی ہی مشکلات سے کیوں نہ گذرنا پڑے۔ راستے میں قافلے پر ڈاکوؤں نے جب حملہ کیا تو آپؒ سے بھی پوچھا کہ تمہارے پاس بھی کچھ ہے آپؒ کو ماں کی نصیحت یاد آ گئی اور سچ سچ بتا دیا کہ اتنی اشرفیاں ان کی جیب میں موجود ہیں۔ سچ کی فتح ہوئی اور لوٹنے والے خود لٹ گئے۔ ڈاکو بچے کے سچ بولنے سے اسقدر متاثر ہوئے کہ لوٹ مار کا راستہ چھوڑ کر راہ ہدایت اختیار کر لی۔

بابو شفقت قریشی

بغداد پہنچ کر نامور عالم دین شیخ حماد الدین مسلم سے سلوک کی منزلیں طے کیں۔ قاضی ابو سعید المبارک المخزومی سے علوم متداولہ کی تکمیل کی۔ ادب کی تکمیل حضرت ابو زکریا نے فرمائی مشاہیر محدثین سے علم حدیث حاصل کیا اور حدیث شریف پر اسقدر عبور حاصل ہو گیا کہ ان کے اساتذہ بھی بعض احادیث کے بارے میں آپؒ سے مشورہ کرتے ہوئے کہتے تھے کہ بعض احادیث کے معنی جو آپ نے بتائے ہیں ان تک ہماری رسائی نہ تھی۔ فقہ اور اصول فقہ مختلف فقہاء سے پڑھا جن میں قاضی ابو سعید المبارک ایسی قابل ذکر شخصیت ہیں جن کو سند تسلیم کیا جاتا تھا۔ آپؒ کے اساتذہ کی اکثریت کا تعلق حنبلی مسلک سے تھا یہی وجہ تھی کہ آپ نے اس مسلک سے متاثر ہو کر اسی کو اختیار کیا تھا۔ اپنے استاد گرامی قاضی ابو سعید المخزومی کے مدرسے میں جب درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا تو آپ کی شہرت کے باعث طالب علموں کی تعداد میں اسقدر اضافہ ہو گیا کہ علم کے متلاشی مدرسے سے باہر بیٹھ کر تعلیم حاصل کیا کرتے تھے۔ چنانچہ درسگاہ کو توسیع و ترقی دیکر اسکا نام مدرسہ قادریہ رکھا گیا۔ آپؒ کے وعظ و نصیحت، درس و تدریس اور دعوت رشد و ہدایت کا سلسلہ بے حد وسیع ہو گیا اور نہ صرف یہودیوں اور عیسائیوں کی کثیر تعداد نے آپؒ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا بلکہ مسلمانوں نے اپنے عقائد درست کر لئے اور جرائم پیشہ لوگوں نے توبہ کر کے شریفانہ زندگی بسر کرنی شروع کر دی۔

پیران پیر سید عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے تقریباً ۹۱ برس کی عمر میں ۱۱ ربیع الثانی ۵۶۱ بمطابق ۱۱ اپریل ۱۱۶۶ء کو اس دار فانی سے رحلت فرمائی اور اسی درسگاہ میں مدفون ہوئے جہاں وعظ و نصیحت اور درس و تدریس کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔

زہد و تقویٰ کی معروف ہستی نے اپنے آخری سانسوں میں بھی دعوت و تبلیغ کا کام جاری رکھا اور اپنے بیٹے شیخ عبد الوہاب کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔ "اللہ سے ڈرو اور اس کے سوا کسی سے خوف نہ کھاؤ۔ اللہ کے سوا کسی سے امید نہ رکھو سب کاموں کو اللہ کے سپرد کرو اور اللہ کے سوا کسی کا

بھروسہ کرو۔ سب حاجتیں اسی سے طلب کرو اللہ کے سوا کسی پر خوف نہ کرو اور توحید کو لازمی طور پر اختیار کرو۔"

سید ابو محمد محی الدین" سلسلہ قادریہ کے بانی عظیم المرتبت عالم۔ بلند پایہ مقرر۔ محدث اور فقیہ تھے۔ ولائیت کے اعلیٰ وارفع مقام پر فائز بلند پایہ اولیاء کرام۔ مشائخ عظام۔ صوفیائے کرام اور عالم باعمل ہستیوں میں اعلیٰ وارفع مقام رکھتے تھے۔

آپ کی بہت سی تصانیف ہیں جن میں سے غنیۃ الطالبین کا شمار ان کی معروف کتب میں سرفہرست ہے۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ کے رنگ میں رنگا ہوا تھا۔ اکثر روزے سے ہوتے اور ہروقت باوضو رہتے تھے رات کے پہلے حصے میں قدرے نیند کرتے اور پھر پوری رات جاگ کر اپنے خالق سے لو لگائے ہوئے عرض کرتے "اے اللہ! مجھے بخش دے اور اگر میں سزا کا مستحق ہوں تو قیامت کو مجھے اندھا اٹھانا تاکہ میں اپنی نیکیوں کے سامنے شرمندہ نہ ہوں۔"

ترک دنیا اور رہبانیت کو ناپسند فرماتے تھے۔ سادہ لباس اور سادہ غذا بے حد پسند تھی۔ بھوکوں کو ساتھ بٹھا کر کھلانا آپ کو بے حد پسند تھا۔ در سے کبھی کوئی سوالی خالی ہاتھ نہ لوٹا۔ اپنے کام خود اپنے ہاتھوں سے کرتے اور سودا سلف خود لاتے تھے۔ سفر میں ساتھیوں کے لئے کھانا تیار فرماتے۔

آپ نے فرمایا کہ جو لوگ اہل مجاہدہ اور اہل محاسبہ ہوتے ہیں ان میں دس فضیلتیں ہوتی ہیں۔ جن کا ذکر آپ نے یوں فرمایا:۔

(۱) خدا کی قسم کھانا۔ سچی ہو یا جھوٹی جان بوجھ کر یا بھول کر خدا کی قسم ہرگز نہ اٹھانی چاہیے۔

(۲) جھوٹ بولنا۔ کوشش سے ہو یا نہیں مذاق سے جھوٹ بولنا بالکل چھوڑ دے۔

(۳) ایفائے عہد۔ اگر کسی سے وعدہ کرے تو اسے پورا کرے۔

(۴) خلق خدا کی دل آزاری نہ کرنا۔ کسی کو برا نہ کہے اور کسی کی جان کو دکھ نہ پہنچائے۔

(۵) بد دعا کرنا۔ کسی کے حق میں بری دعا نہ کرے چاہے وہ دشمن ہی ہو۔

(۶) شرک و کفر کی گواہی نہ دینا۔ اہل قبیلہ میں سے کسی کے حق میں شرک و کفر اور نفاق کی گواہی ہرگز نہ دے۔

(۷) گناہ کے کاموں سے بچنا۔ ظاہر و باطن میں گناہوں سے بچے۔

(۸) دوسروں پر بوجھ نہ ڈالنا۔ دوسروں پر بوجھ ڈالنے کی بجائے ان کا بوجھ خود اٹھائے

(۹) طمع ولالچ۔ طمع ولالچ سے اپنے ہاتھ روکے اور نفس کو ہوس سے روکے۔

(۱۰) تواضع۔ تواضع سے مقام عبدیت کو استحکام ملتا ہے۔

آپ فقہ میں مذھب حنبلی کے پیروکار تھے مگر آپ" کی عظمت کا سکہ کسی خاص فقہی مسلک پر ہی نہیں بلکہ تمام فقہی مسالک کے پیروکاروں پر مساوی طور پر بیٹھا ہوا ہے یہ کوئی آپ کی راست گوئی۔ ذکر و فکر۔ شریعت کی پابندی۔ مجاہدہ محنت و مشقت مخالفت نفس۔ کم خوری۔ کم خوابی اور زہد و ریاضت کا مداح ہے۔

بلاشبہ۔ محبوب سبحانی قطب ربانی۔ پیران پیر سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ سچے داعی تھے کتاب اللہ اور سنت نبوی ان کے فکر و نظر اور وعظ وارشاد کا محور تھا آپ نے زندگی کا ہر لمحہ توحید و سنت۔ احیاء واشاعت دین اسلام اور اصلاح معاشرہ کے لئے وقف کر رکھا تھا اور خوشی اور غم ہر حال میں منشائے ربانی کا پابند بنا رکھا تھا۔ آپ کی تعلیمات۔ فرمودات اور باعمل زندگی سے دنیا آج بھی منور تابان نظر آتی ہے۔ آپ" کی ہدایات روحانی تعلیم و تربیت اور فیوض ے و برکات سے دنیا کا کونہ کونہ جگمگا اٹھا جسکے اثرات آج تک قائم ودائم ہیں۔

اعتذار

ہفت روزہ ختم نبوت شمارہ ۲ جلد ۱۴ کے صفحے کے دوسرے پیراگراف میں "گستاخ رسول نحو رام" میں سہوا "گستاخ" کا لفظ کتابت سے رہ گیا ہے جس سے عبارت کا مفہوم بالکل بدل گیا ہے اس پر ہم اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس نادانستہ غلطی کو معاف فرمادیں۔ متعلقہ ذمہ دار کو بھی تنبیہ کردی گئی ہے۔

ادارہ

بقیہ، تذکرہ شہدائے ختم نبوت

کیسے حائل ہو سکتا ہوں؟ کیا تم چاہتے ہو کہ میں ایسے مسلمان کیلئے وائسرائے کی خوشامد کروں جو زندہ رہا تو غازی ہے اور مر گیا تو شہید ہے"۔

علامہ اقبال کے لہجے میں اس قدر تیزی اور تلخی تھی کہ وفد کے ارکان اس سلسلے میں پھر کچھ کہنے کی جرات نہ کر سکے۔ وفد کراچی واپس پہنچ گیا۔

غازی عبدالقیوم کو جس دن پھانسی دی گئی۔ کراچی کی تاریخ میں وہ دن مسلمانوں کے جوش و اضطراب کا یادگار دن تھا۔ دلوں میں یہ جذبہ موجزن تھا کہ کاش یہ شہادت ہمیں میسر آتی۔ لاہور میں غازی علم الدین اور کراچی میں غازی عبدالقیوم کے ان واقعات کا علامہ اقبال نے بہت زیادہ اثر قبول کیا تھا اور اپنے قلبی تاثر کو تین شعروں میں بیان فرمایا یہ اشعار "لاہور اور کراچی" کے عنوان سے "ضرب کلیم" میں شائع ہو چکے ہیں مگر غازی عبدالقیوم کیلئے رحم کی درخواست کے اس واقعہ کی روشنی میں ان اشعار کا مفہوم اور زیادہ ابھرتا ہے۔

نظر اللہ پہ رکھتا ہے مسلمان غیور !
موت کیا شے ہے؟ فقط عالم معنی کا سفر
ان شہیدوں کی دیت اہل کلیسا سے نہ مانگ
قدر و قیمت میں ہے خون جن کا حرم سے بڑھ کر
آہ! اے مرد مسلمان تجھے کیا یاد نہیں
حرف "لا تدع مع اللہ الٰھا" آخر"

(ماخوذ از تذکرہ مجاہدین ختم نبوت)

قاری محمد زبیر صدیقی خانو خیل ڈی آئی خان

حق گوئی کی چند مثالیں

گاہے گاہے باز خواں این دفتر پارینہ را
تازہ خواہی گرواعنہائے مشن سینہ را'

تاریخ اسلام حسنات و خیرات کا ایک عجیب مجموعہ ہے جس میں خدا ترسی خدا پرستی کی بیش از بیش مثالیں موجود ہیں۔ لیکن آج کا مسلمان جو ہر طاقت کے سامنے جھکتا ہر قوت سے مرعوب ہوتا اور اکثریت کے خطرہ سے گھبراجاتا ہے باور کرسکتا ہے کہ اسلاف نے پھانسی کے تختے اور نیزہ کی نوک پر حق و صداقت کا پیغام سنایا اور حریت فکر کا گیت گایا ہے۔

ھشام بن عبد الملک بادشاہ وقت نے اعمش" امام عراق کو ایک خط لکھ کر ان سے فرمائش کی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نقائص لکھ کر بھیجو اعمش" نے خط پڑھ کر ایک بکری جو ساتھ ہی کھڑی تھی اس کے منہ میں ڈال دیا اس نے کاغذ کو چبا کر اگل دیا۔ اور قاصد سے نہایت غصہ کے لہجہ سے کہا کہ بادشاہ سے جاکر کہہ دینا ھذا جوابہ یہ ہے اس کے خط کا جواب!

خلیفہ متوکل نے یعقوب ابن سکیت نحوی سے پوچھا کہ "میرے لڑکے اور حسن" حسین" میں تمہیں کون محبوب ہے"؟ ابن سکیت نے نہایت جرات سے جواب دیا خدا کی قسم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا غلام قنبر تجھ سے اور تیرے دونوں بیٹوں سے میرے نزدیک اچھا ہے!

مولیٰ انصاری" روم کے اجل علماء اور بہت بڑے قاضیوں میں سے تھے ایک دن کسی معاملہ میں سلطان روم بایزدان کی عدالت کے سامنے بحیثیت گواہ پیش ہوئے مولیٰ انصاری نے ان کی شہادت کو رد کردیا کہ میں تمہاری شہادت نہیں لیتا کیونکہ تم تارک جماعت ہو! اس کا سلطان پر اتنا اثر ہوا کہ قصر کے سامنے مسجد بنوائی اور پھر کبھی جماعت ترک نہیں کی!

حضرت سعید بن جبیر" بڑے جلیل القدر تابعی ہیں اور یہ بھی ان لوگوں میں سے ایک تھے جنہوں نے عبد الملک بن مروان کے مظالم کے خلاف تلوار ہاتھ میں لی۔ لیکن شکست کھائی پھر مکہ میں آکر رہنے لگے مکہ کے گورنر نے انہیں گرفتار کر کے حجاج ثقفی کے پاس جو عبد الملک بن مروان کی طرف سے عراق کے گورنر تھے'۔ بھیج دیا۔ جب حجاج کے پاس گرفتار ہو کر پہنچے تو اس نے آپ سے آپ کا نام دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا "میرا نام سعید بن جبیر ہے" حجاج نے توہین و استہزا کی نیت سے کہا کہ نہیں بلکہ تمہارا نام شقی بن کسیر ہے" حضرت سعید بن جبیر" نے فرمایا " تمہاری بہ نسبت میری ماں کو میرا نام زیادہ صحیح معلوم تھا" حجاج نے پھر کچھ اور گستاخی کی کہ تم اور تمہاری ماں دونوں بدبخت ہو" آپ نے نہایت متانت سے فرمایا کہ " غیب تو تم نہیں جانتے اس کا جاننے والا تو کوئی دوسرا ہے کون بدبخت ہے اور کون نیک بخت ہے" پھر حجاج نے کہا کہ "تم کو دنیا ہی میں بھڑکتے ہوئے شعلوں سے سابقہ پڑے گا" حضرت سعید بن جبیر" نے فرمایا کہ "اگر یہ تمہارے ہاتھ میں ہوتا تو میں تم کو اپنا معبود بناتا" پھر حجاج نے پوچھا کہ " حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے" حضرت سعید بن جبیر" نے جواب دیا کہ "ان کے متعلق کیا پوچھنا وہ نبی و مقتدا تھے" پھر حجاج نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ کیا وہ دوزخ میں ہیں" (معاذ اللہ) حضرت سعید بن جبیر" نے فرمایا کہ " اگر میں خود دوزخ میں گیا ہوتا اور وہاں کے حالات دیکھے ہوتے تو وہاں کے لوگوں کو بھی پہچان سکتا تھا" پھر حجاج نے کہا کہ " خلفاء کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے "حضرت ابن جبیر" نے جواب دیا کہ میں" ان پر وکیل بنا کر نہیں بھیجا گیا ہوں" پھر حجاج نے پوچھا کہ " تمہارے نزدیک خلفاء میں سب سے زیادہ پسندیدہ اور محبوب کون ہے"۔ "سعید بن جبیر" نے جواب دیا کہ "ان سب میں سے پروردگار جن سے زیادہ راضی ہے" پھر حجاج نے پوچھا "کہ پروردگار ان میں سے کس سے زیادہ راضی ہیں"۔ سعد بن حبیبر" نے جواب دیا "کہ اس کا علم تو اسی کو ہے جو ان کے بھید جانتا ہے" پھر حجاج نے کہا کہ تمہارا کیا حال ہے تم ہنستے کیوں نہیں ہو؟ جواب میں فرمایا کہ وہ کیونکر ہنس سکتا ہے جو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے اور مٹی کو آگ کھالیتی ہے" اس گفتگو کے بعد حجاج نے حکم دیا کہ یاقوت جواہری ڈھیر حضرت ابن جبیر" کے سامنے لگادیا جائے ممکن ہے کہ یہی جادو چل جائے اور ابن جبیر عبد الملک بن مروان کی اطاعت قبول کرلیں چنانچہ یاقوت و جواہر آپ کے سامنے لائے گئے آپ نے ان کی طرف التفات نہ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ "اگر تم نے یہ مال و دولت اس لئے جمع کیا ہے کہ اس کے ذریعے سے قیامت کی سختیوں سے بچو تو بہتر ہے ورنہ

یہ ایسی مصیبت کا باعث بن جائے گا کہ جس مصیبت سے دودھ پلانے والی اپنے شیر خوار بچوں کو فراموش کر بیٹھے گی" دنیا کے لئے جو کچھ جمع کیا اس میں کوئی خوبی اور بھلائی نہیں ہے۔ لیکن ہاں اگر مال طیب اور پاک و طاہر ہو تو مفید ہو سکتا ہے۔ پھر حجاج نے ستار اور بانسری طلب کی اور بجائی حضرت سعید بن جبیر" فرمانے لگے "جس کو تم کھیل سمجھ رہے ہو یہ پیام غم ہے اور اس بانسری کے بجنے نے مجھے وہ دن یاد دلایا ہے جب صور پھونکا جائے گا"۔

حجاج نے پھر کہا کہ " تمہارے لیئے خرابی ہو اے سعید! حضرت سعید بن جبیر" نے جواب دیا کہ اس کے لئے کوئی خرابی نہیں ہو سکتی جس کے لئے یہ مقدر ہو چکا ہے کہ وہ دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا گیا"۔ حجاج نے پھر دریافت کیا کہ اے سعید اپنے لئے کونسا طریقہ پسند کرتے ہو؟ میں تجھ کو کس طریقے سے قتل کروں؟ حضرت ابن جبیر" نے جواب دیا کہ تم اپنے لیئے حجاج! جو طریقہ قتل ہونے کے لئے پسند کرتے ہو مجھے اس طرح قتل کرو! کیونکہ خدا کی قسم تم مجھے جس طرح قتل کرو گے آخرت میں اللہ تعالیٰ تمہیں اسی طرح قتل کرے گا حجاج نے پھر پوچھا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تم کو معاف کروں ابن جبیر" نے جواب دیا کہ معاف کرنا تو صرف اللہ ہی کا کام ہے! حجاج نے اس گفتگو کے بعد حضرت سعید ابن جبیر رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم صادر کیا آپ اس حکم کو سن کر ہنس پڑے حجاج کو اس کی خبر دی گئی اس نے آپ کو پھر بلایا اور ہنسی کی وجہ دریافت کی حضرت سعید نے جواب دیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے خلاف تمہاری اس جرات اور اللہ تعالیٰ کے حلم پر تعجب ہو رہا ہے۔ حجاج نے یہ سنتے ہی جلاد کو حکم دیا کہ انہیں لے جاؤ اور قتل کر دو! جب آپ کو قتل کیا جانے لگا تو آپ قبلہ رخ ہو گئے اور قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انامن المشرکین میں نے اپنا رخ صرف اس پروردگار کی طرف کر لیا ہے جو آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور میں مشرک نہیں ہوں حجاج نے یہ سن کر حکم دیا کہ رخ قبلہ کی طرف سے پھیر دیا جائے چنانچہ آپ کا رخ قبلہ کی طرف سے پھیر دیا گیا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی اینما تولوفثم وجہ اللہ تم جدھر بھی رخ کرو اسی طرف اللہ ہے۔ حجاج نے یہ سن کر کہا کہ انہیں منہ کے بل زمین پر لٹا کر قتل کرو جب آپ اس طرح لٹا دیئے گئے تو اس آیت کا ورد فرمایا منها خلقناکم وفیها نعیدکم الخ اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی زمین میں ہم تم کو پھر لوٹا لیں گے اور اسی سے پھر دوبارہ ہم تم کو نکالیں گے۔

حجاج نے پھر حکم دیا کہ بس اب دیر نہ لگاؤ اور ذبح کر دو چنانچہ قاتل نے تلوار سنبھالی اور آپ کی زبان پر کلمہ شہادت جاری ہو گیا۔

OO

بقیہ : عصر حاضر

روایت کرتے ہیں کہ جب یہ امت شراب کو مشروب کے نام سے، سود کو منافع کے نام سے اور رشوت کو تحفے کے نام سے حلال کر لے گی اور مال زکوٰۃ سے تجارت کرنے لگے گی تو یہ ان کی ہلاکت کا وقت ہو گا گناہوں میں زیادتی اور ترقی کے سبب"۔

(کنزالعمال)

۲۷۔ بدکاری اور بے حیائی کا نام ثقافت اور فنون لطیفہ

"عبد الرحمان بن غنم اشعری" فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابو عامر یا ابو مالک اشعری (رضی اللہ عنہم) نے بیان کیا۔ بخدا انہوں نے غلط بیانی نہیں کی۔ کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یقیناً" میری امت کے کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور آلات موسیقی کو (خوشنما تعبیروں سے) حلال کرلیں گے اور کچھ لوگ ایک پہاڑ کے قریب اقامت کریں گے، وہاں ان کے مویشی چر کر آیا کریں گے، ان کے پاس کوئی حاجت مند اپنی ضرورت لے کر آئے گا وہ (ازراہ حقارت) کہیں گے، کل آنا، پس اللہ تعالیٰ ان پر راتوں رات عذاب نازل کرے گا اور پہاڑ کو ان پر گرا دے گا اور دوسرے لوگوں کو (جو حرام چیزوں میں خوشنما تاویلیں کریں گے) قیامت تک کے لیے بندر اور خنزیر بنا دے گا"۔ (معاذ اللہ)

(بخاری)

۲۸۔ بے حیائی کا انجام بد

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی ہلاکت کا فیصلہ فرماتے ہیں تو (سب سے پہلے) اس سے شرم و حیا چھین لیتے ہیں، اور جب اس سے حیا جاتی رہی تو تم (اس کی بے حیائیوں کی وجہ سے) اسے شدید مبغوض اور قابل نفرت پاؤ گے، اور جب اس کی یہ حالت ہو جائے تو اس سے امانت (بھی) چھین لی جاتی ہے، اور جب اس سے امانت چھن جائے تو تم (اس کی بد دیانتی کی وجہ سے) اسے زاخائن اور دھوکے باز پاؤ گے، اور جب اس کی حالت یہاں تک پہنچ جائے تو اس سے رحمت بھی چھین لی جاتی ہے، اور جب رحمت چھین جائے تو تم اسے (بے رحمی کی وجہ سے) مردود و ملعون پاؤ گے، اور جب وہ اس مقام پر پہنچ جائے تو اس سے اسلام کا پٹہ نکال لیا جاتا ہے (اور اسے اسلام سے عار آنے لگتی ہے"۔ (معاذ اللہ)

(ابن ماجہ)

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

عصرِ حاضر

حدیثِ نبوی ﷺ کے آئینے میں

۱۵۔ عالم اسلام کی زبوں حالی اور اس کے اسباب

"حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا' وہ وقت قریب آتا ہے جبکہ تمام کافر قومیں تمہارے مٹانے کے لیے (مل کر سازشیں کریں گی اور) ایک دوسرے کو اس طرح بلائیں گی جیسے دستر خوان پر کھانا کھانے والے (لذیذ) کھانے کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں' کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہماری قلت تعداد کی وجہ سے ہمارا یہ حال ہوگا۔ فرمایا نہیں بلکہ تم اس وقت تعداد میں بہت ہوگے' البتہ تم سیلاب کے جھاگ کی طرح ناکارہ ہوگے' یقیناً" اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دل سے تمہارا رعب اور دبدبہ نکال دیں گے اور تمہارے دلوں میں "بزدلی" ڈال دیں گے۔ کسی نے عرض کیا' یا رسول اللہ! بزدلی سے کیا مراد ہے؟ فرمایا! دنیا کی محبت اور موت سے نفرت"۔

(ابوداؤد)

۱۶۔ ناخلف اور نالائق امتی

"حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھ سے پہلے جس نبی کو بھی اللہ تعالیٰ نے اس کی امت میں مبعوث فرمایا' اس کی امت میں کچھ مخلص اور خاص رفقاء ضرور ہوا کئے جو اس کی سنت کی پابندی اور اس کے حکم کی پیروی کرتے' پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوتے جو کہتے کچھ اور کرتے کچھ' اور جو کچھ ان کو حکم دیا گیا تھا اس کے خلاف عمل کرتے' (اسی طرح اس امت میں بھی ایسے ناخلف پیدا ہوں گے جو اسلام کا نام تو لیں گے لیکن ان کا عمل اس کے خلاف ہوگا) پس جو شخص (بشرط قدرت) ہاتھ سے ان کے خلاف جہاد کرے گا وہ مومن ہے اور جو زبان سے ان کے خلاف جہاد کرے گا وہ بھی مومن ہے' اور جو ان کے خلاف دل سے جہاد کرے گا (کہ ان کی بد عملی کو کم از کم دل سے ہی برا سمجھے) وہ بھی (کمزور درجے کا) مومن ہے' اور اس کے بعد تو رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں رہتا"۔

۱۷۔ دجالی فتنہ اور نئے نئے نظریات

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں بہت سے جھوٹے مکار لوگ ہوں گے جو تمہارے سامنے (اسلام کے نام سے نئے نئے نظریات اور) نئی نئی باتیں پیش کریں گے جو نہ کبھی تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادا نے' ان سے بچنا! کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں' اور فتنہ میں نہ ڈال دیں"۔

(مسلم)

۱۸۔ علمائے سوء کا فتنہ

"حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایک زمانہ آتا ہے جس میں اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے' ان کی مسجدیں بڑی بارونق ہوں گی مگر رشد و ہدایت سے خالی اور ویران۔ ان کے (نام نہاد) علماء آسمان کی نیلی چھت کے نیچے بسنے والی تمام مخلوق سے بدتر ہوں گے' فتنہ ان ہی کے ہاں سے نکلے گا اور ان ہی میں لوٹے گا (یعنی وہی فتنہ کے بانی بھی ہوں گے اور وہی مرکز و محور بھی)"۔

(مشکوٰۃ)

۱۹۔ اہل حق کا غیر منقطع سلسلہ

"حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے' آپؐ فرماتے تھے کہ میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہے گی' انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا' نہ ان کی مدد سے دست کش ہونے والے' نہ ان کی مخالفت

کرنے والے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ (قیامت) آجائے گا اور وہ حمایت حق پر قائم ہوں گے"۔

(مشکوۃ)

۲۰۔ اہل حق اور علماء سو کے درمیان حد فاصل

"حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضور اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ' نے فرمایا: علماء کرام' اللہ کے بندوں پر رسولوں کے امین (اور حفاظت دین کے ذمہ دار) ہیں' بشرطیکہ وہ اقتدار سے گھل مل نہ جائیں اور (دینی تقاضوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے) دنیا میں نہ گھس پڑیں' لیکن جب وہ حکمرانوں سے شیر و شکر ہوگئے اور دنیا میں گھس گئے تو انہوں نے رسولوں سے خیانت کی۔ پھر ان سے بچو اور ان سے الگ رہو"۔

(کنزالعمال)

۲۱۔ اور زمانہ بوڑھا ہوجائیگا

"حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اللہ کی کتاب (پر عمل کرنے) کو عار ٹھہرایا جائے گا' اور اسلام اجنبی ہوجائے گا' یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان کینہ پروری عام ہوجائے گی' اور یہاں تک کہ علم اٹھا لیا جائے گا' اور زمانہ بوڑھا ہوجائے گا' انسان کی عمر کم ہوجائے گی' ماہ و سال اور غلہ و ثمرات میں (بے برکتی اور) کمی رونما ہوگی' ناقابل اعتماد لوگوں کو امین اور امانت دار لوگوں کو ناقابل اعتماد سمجھا جائے گا' فساد اور قتل عام ہوگا' اور یہاں تک کہ اونچی اونچی عمارتوں پر فخر کیا جائے گا' اور یہاں تک کہ صاحب اولاد عورتیں غمزدہ ہوں گی اور بے اولاد خوش ہوں گی' اور ظلم' حسد اور لالچ کا دور دورہ ہوگا' لوگ ہلاک ہوں گے' جھوٹ کی بہتات ہوگی اور سچائی کم' یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان بات بات میں نزاع اور اختلاف ہوگا' خواہشات کی پیروی کی جائے گی' انکل پچو فیصلے دیئے جائیں گے' بارش کی کثرت کے باوجود غلے اور پھل کم ہوں گے' علم کے سوتے خشک ہوتے جائیں گے اور جہالت کا سیلاب امڈ آئے گا اولاد غم و غصہ کا موجب ہوگی اور موسم سرما میں گرمی ہوگی' اور یہاں تک کہ بدکاری علانیہ ہونے لگے گی' زمین کی طنابیں کھینچ دی جائیں گی' خطیب اور مقرر جھوٹ بکیں گے' حتیٰ کہ میرا حق (منصب تشریع) میری امت کے بدترین لوگوں کے لیے تجویز کریں گے پس جس نے ان کی تصدیق کی اور ان کی تحقیقات پر راضی ہوا' اسے جنت کی خوشبو بھی نصیب نہیں ہوگی"۔ (معاذ اللہ)

(کنزالعمال)

۲۲۔ دنیا کے لیے دین فروشی

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اقدس ﷺ نے فرمایا' ان تاریک فتنوں کی آمد سے پہلے پہلے نیک اعمال کرلو جو اندھیری رات کی تہ بہ تہ تاریکیوں کے مثل ہوں گے' آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر' یا شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر' دنیا کے چند ٹکوں کے بدلے اپنا دین بیچتا پھرے گا"۔ معاذ اللہ۔

(مسلم)

۲۳۔ قیامت کب ہوگی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس اثناء میں کہ نبی کریم ﷺ کچھ بیان فرمارہے تھے اچانک ایک اعرابی آیا اور عرض کیا(یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی؟ فرمایا! جب امانت اٹھ جائے گی' اعرابی نے کہا امانت اٹھ جانے کی صورت کیا ہوگی؟ فرمایا! جب اختیارات نااہلوں کے سپرد ہوجائیں تو قیامت کا انتظار کرو!"۔

(بخاری)

۲۴۔ ہم جنس پرستی کا رجحان

"حضرت انس رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب میری امت پانچ چیزوں کو حلال سمجھنے لگے گی تو ان پر تباہی نازل ہوگی جب ان میں باہمی لعن طعن عام ہوجائے' مرد ریشمی لباس پہننے لگیں' گانے بجانے اور ناچنے والی عورتیں رکھنے لگیں' شرابیں پینے لگیں اور مرد مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے جنسی تسکین پر کفایت کرنے لگیں۔ (معاذ اللہ)۔

(کنزالعمال)

۲۵۔ ناچ' گانے کی محفلیں' بندروں اور خنزیروں کا مجمع

"حضرت انس رضی اللہ عنہ' آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آخری زمانہ میں میری امت کے کچھ لوگ بندر اور خنزیر کی شکل میں مسخ ہوجائیں گے' صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا وہ توحید و رسالت کا اقرار کرتے ہوں گے؟ فرمایا ہاں! وہ (برائے نام) نماز' روزہ اور حج بھی کریں گے' صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر ان کا یہ حال کیوں ہوگا؟ فرمایا! وہ آلات موسیقی' رقاصہ عورتوں اور طبلہ اور سارنگی وغیرہ کے رسیا ہوں گے' اور شرابیں پیا کریں گے' (وہ رات بھر مصروف لہو و لعب رہیں گے اور صبح ہوگی تو بندر اور خنزیروں کی شکل میں مسخ ہوچکے ہوں گے۔ (معاذ اللہ"۔

(فتح الباری)

۲۶۔ حرام چیزوں میں خانہ ساز تاویلیں

"حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ سے

باقی صہ ۱۶ پ

تذکرۂ شہدائے ختمِ نبوت

جن کی زندگی مسلم امہ کے ہر نوجوان کیلئے مشعل راہ ہے!

غازی مرید حسین شہیدؒ!

آپ کا اسم گرامی مرید حسین تھا۔ اسیر تخلص کرتے تھے ۱۹۱۵ء میں بھلہ شریف تحصیل چکوال کے ایک معزز گھرانے میں پیدا ہوئے والد کا نام نامی عبداللہ خان اور والدہ ماجدہ کا اسم گرامی غلام عائشہ تھا چوہدری عبداللہ بھلے کے نمبردار اور باوقار بزرگ تھے بڑھاپے میں اللہ تعالیٰ نے اکلوتے بیٹے سے نوازا اس لئے اپنی آنکھوں کے نور اور دل کے سرور کی بڑی شفقت اور محبت سے پرورش کی۔ مرید حسین ابھی پانچ برس کے تھے کہ والد بزرگ کے سایہ عاطفت سے مرحوم ہوگئے والدہ بڑی سمجھدار اور نیک سیرت خاتون تھیں اس لئے مرحوم سرتاج کی یادگار لاڈلے بیٹے کی تعلیم و تربیت پر پوری توجہ دی۔ قرآن حکیم اور بعض دینی کتب کی تدریس کے لئے سید محمد شاہ صاحب' خطیب و امام جامع مسجد بھلہ کی خدمت میں بھیج دیا عام تعلیم کے لئے آپ قریبی قصبے کڑیالہ کے مڈل اسکول چکوال میں زیر تعلیم رہے اور میٹرک کا امتحان اعزاز کے ساتھ پاس کیا لیکن زمینداری اور نمبرداری کی مشغولیت کی وجہ سے تعلیم کو خیرباد کہنا پڑا۔ چکوال آتے جاتے آپ خاکسار تحریک کی عسکریت سے متاثر ہوئے اور خاکسار بن گئے ازاں بعد آپ نے حضرت خواجہ عبدالعزیز صاحب چشتی چاچڑوی سے بیعت کی۔

متنائی ہندوؤں کی چیرہ دستیوں اور شاتمان رسول ﷺ راجپال نتھو رام کی دریدہ دہنی کے واقعات پڑھ کر آپ کی غیرت مند طبیعت بہت کڑھتی تھی۔ بیس سال کی عمر میں آپ کی شادی ہوئی شادی کے چند روز بعد آپ کو خواجہ کونین ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی دیدار اقدس نے مرید حسین کی زندگی میں ایک انقلاب عظیم برپا کردیا اور یہ وارفتہ عشق رسول سے بے تاب و بے قرار رہنے لگا۔

۱۹۳۵ء میں ایک روز چکوال میں آپ نے

انتخاب :۔ مفتی حسن علی منصور

روزنامہ زمیندار میں "پلول کا گدھا" کے عنوان سے ایک المناک خبر پڑھی اس خبر سے سچے عاشق رسول ﷺ کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔

واقعہ یہ ہوا کہ چکوال ضلع گوڑگانواں کے ڈاکٹر انچارج شفاخانہ حیوانات نے اپنے خبیث باطن کی وجہ سے انتہا درجے کی ذلیل حرکت کی اور حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کی وہ یہ کہ شفاخانے کے ایک گدھے کا نام حضور پاک کے نام پر رکھنے کی نفرت انگیز جسارت کی۔ ہندوستان میں ہر مسلمان کا خون اس ناپاک حرکت سے کھول اٹھا اور مسلمانوں کے پرانے زخم جو ملعون شردھانند راجپال اور نتھورام نے لگائے از سر نو ہرے کردیئے مسلم اخبارات میں احتجاجی بیانات سے سہم کر برٹش گورنمنٹ نے اس بدبخت گستاخ ڈاکٹر کو ضلع گوڑگانواں سے ضلع حصار کے موضع نارنوند تبدیل کردیا۔ مسلمانوں کے صدمہ غم واندوہ کی برائے نام تلافی کے لئے یہ حرکت ستم ظریفی تھی اس خبر سے مرید حسین کو بے حد غم و غصے کے جذبات نے گھیر لیا۔ اور یہ عاشق رسول سفر کی تکلیفیں اور صعوبتیں برداشت کرتا ہوا "نارنوند" پہنچ گیا۔ ڈاکٹر رام گوپال ایک تنومند اور قدر آور شخص تھا مگر نحیف و نزار لیکن عشق رسول سے سرشار مرید حسین نے انتہائی جرات سے کام لے کر ایک ہی وار میں واصل جہنم کردیا اور خود کو گرفتاری کے لئے پیش کردیا۔ لیکن شرط لگادی کہ کوئی کافر ان کے قریب نہ آئے۔ چنانچہ نارنوند کے ایس ایچ او چوہدری شاہ محمد نے ان کو گرفتار کیا اور ڈسٹرکٹ جیل حصار بھیج دیا آپ پر ضلع حصار میں مقدمہ چلایا گیا جلال الدین قریشی بیرسٹر اور دیگر مسلمان وکلاء نے غازی مرید حسین کی طرف سے بلا فیس وکالت کی۔ قانونی موشگافیوں سے فائدہ اٹھاکر آپ آسانی سے بچ سکتے تھے لیکن رسول اللہ ﷺ کا یہ شیدائی جھوٹ بول کر اپنی جان بچانا عشق رسول کے منافی سمجھتا تھا اس لئے واشگاف الفاظ میں اعتراف کیا۔ سزائے موت کا حکم ہوا۔ ان کے جذبات صادق سے ایک غیر مسلم اس قدر متاثر ہوا کہ وہ جیل ہی میں مسلمان ہوگیا غازی مرید حسین نے ان کا نام

غلام رسول رکھا۔

غازی مرید حسین کو سزائے موت کا حکم ہو چکا تھا۔ ۲۴ ستمبرے ۱۹۳ء جمعۃ المبارک دن صبح کے نو بجے غازی مرید حسین مسکراتا ہوا تختہ دار پر سوار ہوا اور ناموس رسالت ﷺ پر قربان ہو گیا۔

تختہ دار پر چڑھانے والوں نے آپ کے لواحقین کو بتلایا۔ غازی مرید حسینؒ شہادت کے وقت بڑے مطمئن اور مسرور نظر آرہے تھے کلمہ شریف اور درود پاک کا ورد کر رہے تھے آپ کو خاموش ہونے کے لئے کہا گیا تو آپ نے فرمایا میں اپنا کام کر رہا ہوں۔ آپ اپنا کام کریں چنانچہ غازی درود و سلام پڑھتے ہوئے جام شہادت نوش کر کے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ جہلم شہر میں مسلمانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا شہر کے دور دراز دیہات و قصبات سے مسلمان جوق در جوق آپ کے جنازے میں شرکت کے لئے آئے جہلم سے بھلہ کریالہ تقریباً ۷۵ میل ہے اس طویل راستے میں سڑک کے کنارے متعدد مقامات پر فرزندان توحید اور جانثاران رسالت نے عاشق خیرالوریٰ ﷺ پر عقیدت کے پھول نچھاور کئے متعدد مقامات و مواضع میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ بھلہ میں نماز جنازہ ادا کرنے والوں کی تعداد شمار سے باہر تھی آخر کار بعد نماز جمعہ آپ کو بھلہ کے قریب غازی محل میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

حضور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے سچے شیدائی نے اپنے پیارے محبوب رسول پر جان نچھاور کر کے عشق کا حق ادا کر دیا اور ہمیشہ کے لئے زندہ و جاوید ہو گیا۔

اس کی امیدیں قلیل اس کے مقاصد جلیل
اس کی راہ دلفریب اس کی نگہ دلنواز

غازی عبدالقیوم شہیدؒ:

ابتدائی زندگی و تعلیم:۔

غازی عبدالقیوم ۱۲۔ ۱۹۱۱ء میں غازی ضلع ہزارہ میں پیدا ہوئے آپ کو بچپن ہی سے مذہبی تعلیم کا شوق تھا۔ چھٹی جماعت پاس کر کے گاؤں کے علمائے کرام سے پڑھنا شروع کر دیا اکثر قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہتے اسکول چھوڑ کر قرآن مجید کی تعلیم کی طرف ہمہ تن متوجہ ہو گئے صوم و صلوٰۃ کی آخری وقت تک پابندی کرتے رہے۔ ۱۹۲۲ء میں ان کے والد عبداللہ خان صاحب انتقال کر گئے ان کی چھ بہنیں تھیں جو کہ اچھے گھرانوں میں بیاہی گئیں ایک بھائی جو ان سے بڑے ہیں ان کا نام ہمایوں خان ہے جو محکمہ امداد باہمی میں ہیڈ کلرک سپرنٹنڈنٹ ملازمت کر کے ریٹائرڈ ہو چکے ہیں اور بقید حیات ہیں۔

جب ان کی عمر ۲۱۔ ۲۲ سال کی ہوئی تو ۱۹۳۴ء میں ان کی شادی کر دی گئی شادی کے چند ماہ بعد ان کو کراچی جانے کا شوق پیدا ہوا وجہ یہ تھی کہ ان کے حقیقی چچا وہاں پہلے سے مقیم تھے اور وکٹوریہ گاڑیوں کا کاروبار کرتے تھے چنانچہ یہ کراچی چلے گئے اور اپنے چچا کے ہاں ٹھہرے وہاں بھی ان کا زیادہ تر وقت صدر کی مسجد میں تلاوت قرآن' ذکر اللہ اور نوافل وغیرہ عبادات میں گزرتا تھا اسی دوران انہوں نے مسجد میں چسپاں ایک اشتہار پڑھا۔ واقعات پڑھ سن کر ان کو جوش آگیا دوسرے ہی دن بازار سے چاقو خریدا اور نتھو رام ہندو کی آئندہ پیشی کا انتظار کرنے لگے۔

"روزگار فقیر" کے مولف فقیر سید وحید الدین صاحب اس واقعہ کی پوری تفصیل ان الفاظ میں لکھتے ہیں "یہ ۱۹۳۳ء کے اوائل کا ذکر ہے۔ جب سندھ بمبئی میں شامل تھا ان دنوں آریہ سماج حیدر آباد (سندھ) کے سیکریٹری نتھو رام نے "ہسٹری آف اسلام" کے نام سے ایک کتاب شائع کی۔ جس میں آقائے دو جہاں سرکار دوعالم ﷺ کی شان اقدس میں سخت دریدہ دہنی کا مظاہرہ کیا گیا۔ مسلمانوں میں اس کتاب کی اشاعت کے سبب بڑا اضطراب پیدا ہوا۔ جس سے متاثر ہو کر انگریزی حکومت نے کتاب کو ضبط کیا اور نتھو رام پر عدالت میں مقدمہ چلایا گیا جہاں اس پر معمولی سا جرمانہ ہوا اور ایک سال قید کی سزا سنائی گئی۔ عدل و انصاف کی اس نرمی نے نتھورام کا حوصلہ بڑھا دیا اور اس نے ڈی۔ ایم فیرس جوڈیشل کمشنر کے یہاں ماتحت عدالت کے فیصلے کے خلاف اپیل دائر کر دی۔ کمشنر کی عدالت نے اس گندہ ذہن شاتم رسول کی ضمانت منظور کر لی اس سے مسلمانوں کو بہت صدمہ ہوا۔ وہ بہت مضطرب ورد فکر مند تھے کہ توہین رسول کے اس فتنے کا سدباب آخر کس طرح کیا جائے ہزارے کا رہنے والا عبدالقیوم نام کا ایک نوجوان تھا جو کراچی میں وکٹوریہ گاڑی چلاتا تھا۔ جونا مارکیٹ کی کسی مسجد میں اس نے اس واقعہ کی تفصیل سنی اور یہ معلوم کر کے کہ ایک ہندو نے حضور سرور کائنات ﷺ کی توہین کی ہے اس کے غم و اضطراب اور اندوہ و ملال کی کوئی حد نہ رہی۔ ستمبر ۱۹۳۴ء کا واقعہ ہے کہ مقدمہ اہانت رسول کے ملزم نتھو رام کی اپیل کراچی کی عدالت میں سنی جارہی تھی عدالت دو انگریز ججوں کے بنچ پر مشتمل تھی عدالت کا کمرہ وکیلوں اور شہریوں سے بھرا ہوا تھا۔ غازی عبدالقیوم نہایت اطمینان کے ساتھ دوسرے تماشائیوں کے ساتھ وکلاء کی قطار کے پیچھے نتھو رام کی برابر والی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا کہ عین مقدمے کی سماعت کے دوران وہ اپنا تیز دھار چاقو لے کر نتھو رام پر ٹوٹ پڑا اور اس کی گردن پر دو بھرپور وار کئے نتھو رام چاقو کے زخم کھا کر زور سے چیخا اور زمین پر لڑکھڑا کر گر پڑا غازی عبدالقیوم نے پولیس کی گرفت سے بچنے اور فرار ہونے کی ذرہ برابر کوشش نہیں کی اس نے نہایت ہنسی خوشی کے ساتھ اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کر دیا انگریز جج نے ڈائس سے اتر کر اس سے پوچھا "تم نے اس شخص کو قتل کیوں کیا؟"

غازی عبدالقیوم نے عدالت میں جارج پنجم کی تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ تصویر تمہارے بادشاہ کی ہے کیا تم اپنے بادشاہ کی توہین کرنے والے کو موت کے گھاٹ نہیں اتارو گے؟ اس ہندو نے میرے آقا اور شہنشاہ کی شان

میں گستاخی کی ہے جسے میری غیرت برداشت نہ کر سکی۔

غازی عبدالقیوم پر مقدمہ چلا اس نے اقبال جرم کیا آخر کار سیشن جج نے سزائے موت کا حکم سنایا غازی عبدالقیوم نے فیصلہ سن کر فرمایا:

"جج صاحب میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھے موت کی سزا دی یہ ایک جان کس گنتی میں ہے اگر میرے پاس لاکھ جانیں بھی ہوتیں تو ناموس رسول پر نچھاور کر دیتا۔"

اس فیصلے کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل دائر کر دی گئی۔ دیندار مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ غازی عبدالقیوم کا قانونی دفاع کرنے کے لئے سامنے آیا سید محمد اسلم بار ایٹ لاء کو عبدالقیوم کی پیروی کی سعادت حاصل ہوئی لیکن اس مرد مجاہد عبدالقیوم نے پہلی ملاقات میں اپنے قانونی مشیر پر واضح کر دیا میں نے ماتحت عدالت میں جو اقبالی بیان دیا ہے اس کے خلاف کچھ کہہ کر اپنی عاقبت خراب نہیں کروں گا سید محمد اسلم نے مقدمے کی تیاری جاری رکھی اور شہادتوں کے سلسلے میں علامہ اقبال" مولانا ابوالکلام آزاد" مولانا ظفر علی خان" اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری" جیسے ملک کے ممتاز علماء کو بطور گواہ طلب کرانے کی درخواست کی تاکہ وہ اسلامی نقطہ نظر واضح کر سکیں لیکن عدالت نے یہ درخواست مسترد کر دی۔ مقدمہ صفائی کی ساری بنیاد اس نقطے پر رکھی گئی تھی کہ:

"ایک مسلمان کا ایمان و عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص ناموس رسول پر حملہ کرے تو وہ اسے موت کے گھاٹ اتار دے۔"

اپیل کی سماعت جسٹس (DadibAme h t a) اور نو ارکان جیوری کے سامنے شروع ہوئی۔ جیوری ۶ انگریزوں دو پارسیوں اور ایک گوانی عیسائی پر مشتمل تھی عدالت کے باہر کم و بیش ۲۵ ہزار مسلمانوں کا بڑا ہجوم فیصلے کا منتظر تھا ایڈووکیٹ جنرل کے دلائل کے بعد غازی عبدالقیوم کے پیروکار سید محمد اسلم نے صفائی کا موقف پیش کیا انہوں نے مقدمے کے بنیادی نکات اور اقدام قتل کے محرکات پر تین گھنٹے تک مدلل بحث کی ان کی تقریر کے بعض حصے اس قدر اہم تھے کہ انھیں قانون و انصاف کی تاریخ میں ہمیشہ زریں حروف سے لکھا جائے گا۔

انہوں نے اشتعال کے قانونی مفہوم کو بیان کرتے ہوئے یہ نکتہ پیش کیا سوال یہ نہیں ہے کہ عبدالقیوم کا اقدام ملک و قانون کے خلاف ہے سوال یہ ہے کہ عبدالقیوم نے یہ اقدام انتہائی اشتعال کے عالم میں کیا ہے تو کیوں نہ اسے وہ کم سے کم سزا دی جائے جس کی اجازت دفعہ ۳۰۲ کے تحت قانون نے دے رکھی ہے اگر موجودہ قانون زمین کے چھوٹے ٹکڑے یا کسی عورت کے معاملہ میں قاتل کو "اشتعال" کی رعایت دیتا ہے تو رعایت کا یہ اصول عبدالقیوم کے مقدمے میں کیوں قابل قبول نہیں ہے جبکہ ایک مسلمان کیلئے ناموس رسول پر حملے سے زیادہ اور کوئی اشتعال انگیزی نہیں ہو سکتی۔"

وکیل صفائی کی تقریر کے دوران میں جج نے مداخلت کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے اس اظہار خیال سے فرقہ وارانہ کشیدگی میں اضافہ نہیں ہو گا؟ سید محمد اسلم نے اس موقعہ پر جواب دیا:

"جناب والا! ایک مسلمان، حکومت اور ہندو اکثریت کو یہ سمجھاتے سمجھاتے تھک گئے ہیں کہ ان کے لئے رسول اللہ کی محبت کی کیا حیثیت رکھتی ہے اور اس بارے میں مسلمانوں کے جذبات کیا ہیں مگر ان دونوں نے ذرا توجہ نہیں دی اب مجھے عدالت میں یہ واضح کرنے کا موقعہ مل رہا ہے کہ جب تک ایک مسلمان بھی زندہ ہے وہ ناموس رسالت کے خلاف اٹھنے والی ہر آواز اور ہر قوت کو ختم کر کے رہے گا اس معاملے میں مسلمان کو تعزیرات ہند کی پرواہ ہے نہ پھانسی کے پھندے کی" غازی عبدالقیوم کے پیروکار سید محمد اسلم نے اقدام قتل کے لئے اشتعال کے مفہوم کی اہمیت پر جو قانونی نقطہ پیش کیا تھا۔ اگر وہ تسلیم کر لیا جاتا تو ناموس رسالت پر حملہ کرنے کی مذموم تحریک ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتی اور آئندہ کوئی اس جسارت کا تصور بھی نہ کر سکتا۔ لیکن عدالت عالیہ نے یہ اپیل خارج کر دی۔ غازی عبدالقیوم کے لئے سزائے موت بحال رہی۔ پر جوش اور مضطرب مسلمانوں کے لئے یہ وقت بڑی آزمائش کا تھا فروری ۱۹۳۶ء میں کراچی کے مسلمانوں کا ایک وفد علامہ اقبال" کی خدمت میں لاہور بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا۔ یہ وفد، جس میں مولانا ثناء اللہ" عبدالحق اور حاجی عبدالعزیز" شامل تھے۔ لاہور پہنچا اور میکلوڈ روڈ والی کوٹھی میں علامہ اقبال" کی خدمت میں حاضر ہو کر اس مقدمے کی روئیداد تفصیل کے ساتھ سنائی اس کے بعد عرض کیا "کہ آپ وائسرائے سے ملاقات کریں اپنے اثر و رسوخ کو کام میں لائیں اور انہیں اس پر آمادہ کریں کہ غازی عبدالقیوم خان کی سزائے موت عمر قید سے بدل دی جائے وفد نے اصرار کے ساتھ کہا کہ آپ نے سعی و توجہ فرمائی تو پوری توقع ہے کہ غازی عبدالقیوم کی جانب سے رحم کی اپیل حکومت ہند ضرور منظور کرے گی۔"

علامہ صاحب وفد کی یہ گفتگو سن کر دس بارہ منٹ تک بالکل خاموش رہے اور گہری سوچ میں ڈوب گئے وفد کے ارکان منتظر و مضطرب تھے کہ دیکھئے علامہ کیا فرماتے ہیں۔ توقع یہی تھی کہ جواب اثبات میں ملے گا کہ عاشق رسول کا معاملہ دوسرے عاشق رسول کے سامنے پیش ہے اس سکوت کو پھر علامہ اقبال ہی کی آواز نے توڑا۔ انہوں نے فرمایا:

"کیا عبدالقیوم کمزور پڑ گیا ہے؟"

ارکان وفد نے کہا "نہیں" اس نے تو ہر عدالت میں اپنے اقدام کا اقبال اور اعتراف کیا ہے اس نے نہ تو بیان تبدیل کیا ہے اور نہ لاگ لپیٹ اور اونچ نیچ کی کوئی بات کی وہ تو کھلے خزانے کہتا ہے کہ میں نے شہادت خریدی ہے مجھے پھانسی کے پھندے سے بچانے کی کوشش مت کرو۔"

وفد کی اس گفتگو کو سن کر علامہ کا چہرہ تمتا گیا۔ انہوں نے برہمی کے لہجے میں فرمایا:

"جب وہ کہہ رہا ہے کہ میں نے شہادت خریدی ہے تو میں اس کے اجر و ثواب کی راہ میں

باقی صفحہ ۲۴ پر

ایک ایمان افروز خط

از ۔ حافظ تنویر احمد شریفی 'کراچی

گزشتہ دنوں لاہور جانا ہوا۔ استاذ محترم سید الخطاط حضرت انور حسین نفیس رقم دامت برکاتہم نے ذیل کا خط دیا۔ جو مشہور ادیب اور ماہر غالبیات جناب مالک رام کا ہے۔

جناب مالک رام ہندو گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ لیکن غالباً "مولانا آزادؒ" سے اور دیگر اسلامی رہنماؤں سے اتنے متاثر تھے کہ انہوں نے اپنی اولاد کے نام ہندوانہ رکھنا پسند نہیں کئے۔ بلکہ اسلامی نام رکھے۔ بہرکیف! اللہ رب العزت نے ان کے دل کو پھیر! اور وہ انتقال سے پانچ روز قبل مسلمان ہوگئے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

ذیل کا خط انہوں نے عالم اسلام کے مشہور و معروف مدبر 'مفکر اور ممتاز عالم دین اور روحانی پیشوا حضرت مولانا سید ابوالحسن علی میاں ندوی مدظلہ کو تحریر کیا۔ جس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مولانا مدظلہم نے ان کو اسلام کی دعوت دی۔ اور جناب مالک رام سوچ و بچار اور غور و فکر کے بعد مسلمان ہوگئے۔

ذیل میں وہ ایمان افروز خط (جو جمعیت شاہ ولی اللہ ' پھلت ضلع مظفر نگر' انڈیا کے زیر اہتمام 'ماہنامہ ارمغان دعوت" کے "دعوت اسلامی" نمبر میں شائع ہوا) قارئین کے دل کے سرور کیلئے پیش خدمت ہے۔
(مالک رام)
۱۳/۴/۱۹۹۳ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مشفق من سلام مسنون

چند یوم پہلے ہمدردی اور درد بھرا ہوا مکتوب موصول ہوا۔ فوراً" جواب اس کا حق تھا مگر غور و فکر کرتا رہا۔ آج کل میں ہسپتال پہنچا۔ اپنے کرم فرما حافظ محمد اقبال امینی جو ایک بھولے بھالے اور مخلص مسلمان ہیں کہ بلوا کر انہیں سے یہ خط ہسپتال میں تحریر کرا رہا ہوں' چاہئے تو یہ تھا کہ خود حاضر ہو کر آپ کی محبت اور احسان کا حق تو کیا' بس زبانی شکریہ ادا کرتا۔ مگر اس حال میں نہیں اتنے مسلمان دوستوں سے زندگی میں واسطہ پڑا مگر آپ سا دوست اور آپ سا مخلص 'لعلک باخع نفسک الا تکونو مومنین' کا مفہوم سمجھ میں آگیا۔ میں حافظ اقبال اور آپ کو گواہ بنا کر اقرار کرتا ہوں۔

اشھدان لا الٰہ الا اللہ واشھدان محمد عبدہ و رسولہ' امنت باللہ و ملئکتہ و کتبہ و رسولہ والیوم الاخر والقدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالٰی والبعث بعد الموت و رضیت باللہ و با و بالاسلام دینا و بمحمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم' و بالقرآن کتابا' الحمد اللہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ۔

کل قیامت کے دن آپ سے وصول کرلوں گا۔ کاش اللہ تعالیٰ صحت یابی فرمائے تو کچھ کفر و شرک کی زندگی کی تلافی اور اپنے سب سے بڑے محسن کی زیارت خود خدمت میں حاضر ہو کر کرسکتا۔

آپ کے احسان کا اجر بس لولائے کل ہی دے سکتا ہے جس نے ساری عمر کے گم کردہ راہ کو ہدایت اور توفیق بھی عطا فرمائی۔

کاش! آپ سے پہلے ملاقات ہوگئی ہوتی۔ اس کی دعا بھی آپ ہی کریں۔ اللّٰھم من حیتہ منا فاحیہ علی الاسلام و من توفیتہ' منا فتوفہ' علی الایمان۔

اللہ آپ کو سلامت رکھے اور آپ کی عمر دراز کرے

والسلام مع الاکرام
خاکسار
"عبدالمالک"

جناب مالک رام نے اپنا اسلامی نام "عبدالمالک" رکھا۔ اور اس خط کی تحریر کے پانچ روز بعد یعنی ۱۸/ اپریل ۱۹۹۳ء کو ان کا انتقال ہوگیا۔ رحمتہ اللہ تعالیٰ رحمتہ واسعتہ

اللہ رب العزت ان کی مغفرت فرمائے۔ اور مولانا مدظلہم کیلئے نجات کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

وبیان حاجت افتد اما این مقدار از قرآن از ترس آن یاد کردیم که مبادا زندیقی جاهلی را در شبهتی اندازد .

"Thanks to Allah, this subject is too manifest for the Muslims to need any clarification or explication. We have clarified this subject so much as we were afraid lest some dualist-infidel should throw an ignorant person into doubts".

He continues:

ومنکر این مسئله کسی تواند بود که اصلا در نبوت او معتقد نه باشد که اگر برسالت او معترف بودی ویرا در هرچه ازان خبر داد صادق دانستی .

"A denier of th tenet of 'Khatme Nubuwwat' can only be a person who from the very start bore no credibility in the personality of Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم as a prophet, because had he (the denier) possessed it he would have avowed the veracity of all that the holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم had spoken about".

In conclusion Hafiz Torpushti says:

وبهمان حجتها که از طریق تواتر رسالت او پیش از ما بدان درست شده است این نیز درست شد که وی باز پسین پیغمبران است در زمان او وتا قیامت بعد از وی هیچ نبی نباشد ، وهر که درین بشك است دران نیز بشك است وآنکس که گوید بعد ازین نبی دیگر بود یا هست یا خواهد بود وآنکس که گوید که امکان دارد که باشد کافر است . (ص۹۷)

"Those very arguments which have vouched for Hazrat Muhammad's صلی اللہ علیہ وسلم 'nubuwwat' and 'risalat' based on unbroken line of Traditions also vouch that he .... was the last of the Prophets and that no prophet will ever come either in his lifetime or later till the Resurrection Day. Therefore whosoever doubts this Khatme-nubuwwat must also be in a doubt about the risalat of Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم.. Similarly whosoever says there was a prophet after him or there is one living now or is likely to be born later, such a person is an infidel".

(Ibid. p.97).

Himself Misled and Misleading Others

(4) Hafiz Ibn-e-Katheer, (Blessing of Allah be upon him), writes under Ayat 'Khatamun-Nabieen':

فمن رحمة الله تعالى بالعباد إرسال محمد صلى الله عليه وسلم إليهم ثم من تشريفه لهم ختم الأنبياء والمرسلين به وإكمال الدين الحنيف له وقد أخبر الله تبارك وتعالى في كتابه ورسوله صلى الله عليه وسلم في السنة المتواترة عنه أنه لا نبي بعده ليعلموا أن كل من ادعى هذا المقام بعده فهو كذاب أفّاك دجّال ضالٌ مضلٌ ولو تحرق وشعبذ وأتى بأنواع السحر والطلاسم والنيرنجيات فكلها محال وضلال عند أولي الألباب كما أجرى الله سبحانه على يد الأسود العنسي باليمن ومسيلمة الكذاب باليمامة من الأحوال الفاسدة والأقوال الباردة ما علم كل ذي لب وفهم وحجى أنهما كاذبان ضالان لعنهما الله تعالى —وكذلك كل مدع لذلك إلى يوم القيامة حتى يختموا بالمسيح الدجال فكل واحد من هؤلاء الكذّابين يخلق الله معه من الأمور ما يشهد العلماءُ والمؤمنون بكذب من جاءَ بها .

(ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم ص۴۹۱ ج۳، مطبوعہ قاہرہ ۱۳۷۵ھ)

"Sending of Hazrat Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم as a prophet to His creatures is Allah's great blessing on them. As a further mark of unique respect and reverence for him, Allah, the Exalted, terminated the commissioning of all the prophets and messengers on his appearance صلی اللہ علیہ وسلم and the religion of piety was perfected for him. Allah the Exalted in his Book and the Prophet through his unbroken chain of Ahadith have informed mankind that no prophet will ever be born after him. Hence, the Ummah should know that if a person lays a claim to this status of prophethood after him صلی اللہ علیہ وسلم such a person is an arch-liar, a pretender, an impostor, scandalmonger and a seducer of men who is himself corrupt and is corrupting others. Men of wisdom will take his so-called prophetic actions as shows of jugglery, variegated conjurations, spells and sleights and his claim as fictitious, spurious and depraved, in the same way as Allah, the Exalted, exposed perverse assertions made by Aswad 'Ansi (claimant of prophethood) in Yemen and by Musailma Kazzab (another claimant of prophethood) in Yamama. Everybody possessing qualities of judgement and discernment identified these claimants as liars who led the people astray. May Allah's curse fall on them and on all those who come to lay any claim in future right till the Resurrection Day, and they will be obliterated along with Masihiddajjal about whom Allah, the Exalted, will cause such things to appear as would make Muslims and their learned religious men testify to his falsity". *(Tafseer Ibn e Katheer Vol. 3, p.494, Printed Cairo, 1375 A.H.).*

declaration that "there shall be no prophet after me", how can a Muslim consider the sending of anybody as a prophet on the earth lawful after him صلی اللہ علیہ وسلم except the descent of Hazrat Isa, (Allah's peace be on him), towards the last era (of humanity) as per testified Ahadith-e- Sahihah".

(Kitabul Fasl, Vol. 4, p.180).

At another place Ibn-e-Lazm further writes:

وأما من قال إن الله عز وجل فلان لإنسان بعينه أو أن الله يحل في جسم من أجسام خلقه . أو أن بعد محمد صلى الله عليه وسلم نبيا غير عيسى ابن مريم فإنه لا يختلف اثنان في تكفيره.

(كتاب الفصل ص۲۴۹-۲۵۰ ج۳)

"He who says such and such a person is Allah or says that Allah has entered into the body of any of those whom He has created or (says) that there is a prophet after Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم excepting Hazrat Isa bin Mariam, then no two persons can differ that such a sayer is not an unbeliever (Kafir)".

(Kitabul Fasl, Vol. 3, p.249).

Deniers are infidels

(3) Hafiz Fazalullah Torpushti (d.630 A.H.) has written a book in Persian on Islamic dogmas namely, *Moatamad Filmoataqad.* He has given in it details of the doctrine of Khatme Nubuwwat and has concluded by saying that those who don't believe in the finality of the Prophet صلی اللہ علیہ وسلم are expelled from Islam. Some important excerpts are reproduced below:

وازان جمله آنست که تصدیق وی کند که بعد از وی هیچ نبی نباشد مرسل ونه غیر مرسل ، ومراد از خاتم النبیین آنست که نبوت را مهر کرد ونبوت بآمدن او تمام شد یا بمعنی آنکه خدا تعالیٰ پیغمبری را بوی ختم کرد وختم خدای حکم است بد آنچه ازان نخواهد گردانیدن.

(معتمد فی المعتقد ص۹۴)

"And out of those articles of (Islamic) faith one is that a Muslim must admit his prophethood in the sense that no prophet can ever come (into the world) whether a rasool (with a Shariat from Allah) or no rasool (i.e., without a Shariat). The meaning of Khatme Nubuwwat is that the Prophet صلی اللہ علیہ وسلم sealed the line of prophethood whereby prophethood came to a finish by his arrival, or it means that Allah terminated prophethood on him صلی اللہ علیہ وسلم And this termination is Allah's command which nobody can disobey".

(Moatamad Filmoataqad, p.94).

At another place, Hafiz Fazlullah writes:

واحادیث بسیار از رسول الله صلی الله علیه وسلم درست شده است که نبوت بآمدن او تمام شد وبعد از وی دیگری نباشد وازان احادیث یکی را معنی آنست که در امت من نزدیك سی دجال کذاب باشند که هر یك از ایشان دعوی کند که من نبی ام وبعد از من هیچ نبی نباشد.

(ص۹۵)

"And many Ahadith from Allah's Prophet صلی اللہ علیہ وسلم have confirmed that prophethood did come to an end on his coming into the world and there shall be no prophet after him. One of these Ahadith connotes that "There shall be nearly thirty pretenders as liars in my Ummah, each one of whom will claim that 'I am a prophet' but there shall be none after me".

(Ibid. p.95).

He further writes:

وروایات واحادیث درین باب افزون ازانست که بر تو ان شمردن. وچون ازین طریق ثابت شد که بعد از وی هیچ نبی نباشد ضرورت رسول هم نباشد زیرا که هیچ رسول نباشد که نبی نباشد چون نبوت نفی کرد ، رسالت بطریق اولی منفی باشد. (ص:۹۶)

"And Ahadith and narrations in this case are numerous. Being thus proved that no 'nabi' (prophet without a Shariat) shall come after Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم it is thus evident that there shall neither be a 'rasool' (prophet with a Shariat), because there is no 'rasool' who is not a 'nabi'. When 'nubuwwat' has been negated, 'risalat' stands expressly void by the logic of anteriority".

(Ibid. p.96).

Furthermore, Hafiz Torpushti says:

بحمد الله این مسئله درمیان اسلامیان روشن ترازان است که آنرا بکشف

"His saying that "I and Resurrection have been sent like these two fingers" means that "I am the last Prophet and there shall be no prophet after me; after me there is just Resurrection; just as the forefinger is next to the middle one with no finger intervening .... similarly no prophet shall intervene between me and the Resurrection".

(Al Tazkirah fi Ahwal-ul-Mauta, p.711).

Allama Sindhi, (Allah's mercy on him), writes in his *Hashiah Nasai:*

التشبیه فی المقارنة بینهما ، أی لیس بینهما إصبع أخری کما أنه لا نبی بینه صلی الله علیه وسلم وبین الساعة .

(حاشیه سندھی رحمة الله علیه بر نسائی ص۲۳۴ ج۱)

"The above simile highlights the fact of contiguity between them (i.e., the fingers). Just as there is no finger in between the two so also there is no prophet in between Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم and the Resurrection".

(Hashiah Sindhi on Nasai: Vol. 1, p.234).

CLARIFICATIONS BY DISTINGUISHED ELDERS OF UMMAH

'Khatme Nubuwwat' (the end of Prophethood) is an article of faith in Islam and this is borne out by Ayat of the holy Quran and Ahadith of the Prophet صلی اللہ علیہ وسلم reported from him consistently without any break in the chain of narration. Therefore, as an article of faith for Islamic Ummah this belief is upheld by an unbroken line of traditions that prove that Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم is the last prophet and nobody can step on the prophetic stance after him. Therefore, a person who claims to be a prophet is an infidel, apostate or a pretender and he is extraneous to the Islamic fold.

Views of some distinguished personages of Islam are given below:

To claim prophethood is infidelity

(1) Allama Ali Qari, (Allah's blessing be upon him) wrote in his *Fiqah Akbar:*

دعوی النبوة بعد نبینا صلی الله علیه وسلم کفر بالإجماع .

(شرح فقه الأکبر ص۲۰۲)

"To claim prophethood after the holy Prophet Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم is infidelity (Kufr) by unanimous consent of theologians".

(Sharah Fiqah Akbar, p.202).

To claim prophethood is unlawful

(2) Hafiz Ibn-e-Hazm Andalusi, (Allah's blessing be upon him) wrote in his *Kitab-ul-Fasl:*

قد صح عن رسول الله صلی الله علیه وسلم بنقل الکواف التی نقلت نبوته وأعلامه وکتابه أنه أخبر أنه لا نبی بعده إلا ما جاءت الأخبار الصحاح من نزول عیسی علیه السلام الذی بعث إلی بنی إسرائیل وادعی الیهود قتله وصلبه فوجب الإقرار بهذه الجملة وصح أن وجود النبوة بعده علیه السلام باطل لا یکون البتة .

(کتاب الفصل ص۷۷ ج۱)

"All those numerous people who have narrated regarding prophethood of Muhammad, صلی اللہ علیہ وسلم his tokens and (verses of) 'The Book', (Quran Majeed), have come forward to uphold his mandate that there shall be no prophet after him. صلی اللہ علیہ وسلم Albeit, it has been reported in Sahih Ahadith that Hazrat Isa (Jesus), (Allah's peace be on him), will descend. He is the same Isa (peace be on him) who was sent as a Prophet to Bani Israel and whom the Hebrews claimed to have assassinated and crucified. Therefore, affirmation of this tenet is obligatory that any claim to the existence of prophethood after the holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم is fictitious; it can never be".

(Kitabul Fasl, Vol. 1, p.77).

At another place, Ibn-e-Hazm, (Allah's blessing be upon him) writes:

هذا مع سماعهم قول الله تعالی ولکن رسول الله وخاتم النبیین وقول رسول الله صلی الله علیه وسلم لا نبی بعدی فکیف یستجیز مسلم أن یثبت بعده علیه السلام نبیا فی الأرض حاشا ما استثناه رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الآثار المسندة الثابتة فی نزول عیسی ابن مریم علیه السلام فی آخر الزمان .

(کتاب الفصل ص۱۸۰ ج۴ مکتبه دار المعرفة شارع بلس بیروت لبنان)

"Having heard Allah's declaration that he is Allah's Prophet and seal over the Prophets and his

Part 4

ISLAMIC BELIEF OF FINALITY OF PROPHETHOOD

by Maulana Muhammad Yusuf Ludhianvi

Translated by K.M. Salom

أنا محمد وأحمد، أنا رسول الرحمة، أنا رسول الملحمة، أنا المقفى والحاشر، بعثت بالجهاد ولم أبعث بالزراع.

(طبقات ابن سعد ص۱۰۵ ج۱)

9:6 Hazrat Mursal Mujahid, (Allah be pleased with him), whose Hadith contains these words: "I am Muhammad and Ahmad; I am the Prophet of mercy; I am the Prophet of good news; I am the last to come and the gatherer of people on the Resurrection Day and I am commissioned for holy war and not commissioned as a farmer".

(Tabaqat-e-Ibne Saad, Vol. 1, p.105).

9:7 Hazrat Abul Tufail, (Allah be pleased with him), (on the same lines).

(Fathul Bari, Vol. 6, p.555).

HADITH (10)

FOREFINGER AND MIDDLE FINGER

There are many Ahadith on record that Allah's Prophet صلی اللہ علیہ وسلم pointed towards his forefinger and the middle one and said: "I and Resurrection have been sent like these two fingers".

بعثت أنا والساعة كهاتين.

The above subject matter is also corroborated by the following Ahadith:

10:1 Sahl bin Sa'd, (Allah be pleased with him).
(Bukhari, Vol. 2, p.963; Muslim:, Vol. 2, p.406).

10:2 Abu-Hurairah(Allah be pleased with him).
(Bukhari: Vol. 2, p.963).

10:3 Anas bin Malik (Allah be pleased with him).
(Bukhari: Vol. 2, p.963; Muslim, Vol. 2, p.406).

10:4 Mustaurad bin Shaddad, (Allah be pleased with him).
(Tirmizi: Vol. 2, p.44).

10:5 Jabir bin Abdullah, (Allah be pleased with him).
(Muslim: Vol. 1, p.284 and Nasai, Vol. 1, p.234).

10:6 Sahl bin Hunaif, (Allah be pleased with him).
(Jamea ul Usool, Vol. 10, p.385).

10:7 Buraidah (Allah be pleased with him).
(Musnad Ahmad, Vol. 5, p.348).

10:8 Abi Jubairah, (Allah be pleased with him).
(Majma uz Zawaid, Vol. 10, p.312).

10:9 Jabir bin Samorah, (Allah be pleased with him).
(Musnad Ahmad, Vol. 5, p.103).

10:10 Wahb us Suwai, (Allah be pleased with him).
(Majma uz Zawaid, Vol. 10, p.311).

10:11 Abu Juhaifah, (Allah be pleased with him).
(Kanz: Vol. 14, p.195; and Musnad, Vol. 4, p.309).

In all the foregoing Ahadith, contiguity of the Resurrection Day with the prophethood of Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم has been mentioned, meaning thereby that the arrival of the Prophet is a sign that the Resurrection is at hand and that there shall be no prophet till the Resurrection.

Therefore, Imam Qartabi writes in Tazkirah:

وأما قوله بعثت أنا والساعة كهاتين فمعناه أنا النبي الأخير فلا يليني نبي آخر، وإنما تليني القيامة كما تلي السبابة الوسطى وليس بينهما إصبع أخرى .... وليس بيني وبين القيامة نبي.

(تذكرة في أحوال الموتى وأمور الآخرة ص ۷۱۱)

لعنتیں سرفہرست ہیں' اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہوئے دعا کریں کہ یا اللہ! ہمیں ظالموں کی سازش اور ان کے فتنہ سے پناہ عطا فرما' مسلمان دینی شعائر کو زندہ کریں' مساجد کو آباد کریں اور اس عذاب سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ کی پناہ میں آجائیں۔

۲۔ آج تک ہم نے ایک دوسرے کے خلاف جو کچھ کیا ہے' ایک دوسرے سے صدق و راستی کے ساتھ معافی تلافی کرلیں' اور ایک دوسرے کے جو حقوق ہم نے غصب کر رکھے ہیں ان کو ادا کرنے کا عزم کریں۔ حکومت کو چاہئے کہ عام معافی کا اعلان کردے' اور متاثرہ افراد اور ان کے قائدین کو چاہئے کہ وہ بھی صدق دل کے ساتھ معافی مانگ لیں' ایم کیو ایم کے دونوں دھڑوں کے قائدین کو چاہئے کہ وہ اپنے اختلاف ختم کرکے ایک دوسرے سے گلے مل جائیں اور غلط فہمیوں کا ازالہ مل بیٹھ کر کرلیں' مذہبی تنظیموں (خصوصاً" سپاہ محمدؐ" اور سپاہ صحابہؓ) کو چاہئے کہ اپنے فقہی اختلافات کو اس کے دائرے میں رکھیں' انہیں جارحیت کا لباس نہ پہنائیں' اور ایک دوسرے کو مٹانے کا خیال ترک کردیں' فتنہ و فساد اور جارحیت سے بھی کسی مسئلہ کا حل تلاش نہیں کیا جاسکتا۔

۳۔ زبان اور تہذیب کو بھی نفرت و بیزاری کا ذریعہ نہ بنایا جائے' یہ تو فطرت کا حسن ہے' سب اہل وطن ہیں' بھائی ہیں' اپنے ہیں' بے گانے نہیں۔ اور فیصلہ کرلیں کہ سب کو مل جل کر یہیں رہنا ہے۔

۴۔ کراچی وغیرہ میں فوراً" بلدیاتی انتخابات کرائے جائیں' اور تمام طبقات الفت و محبت کی فضا میں ان انتخابات کے نتائج کو قبول کرلیں' اور شہری مسائل کے حل کے لئے سب مل جل کر کوشش کریں۔

۵۔ سب سے اہم یہ کہ پوری قوم' راعی بھی اور رعایا بھی' اور قوم کے مختلف اعضا بھی عدل و انصاف کے ترازو کو قائم کریں' ہر صاحب حق کو اس کا حق ادا کریں' اور کسی کے ساتھ ظلم و بے انصافی نہ کرنے کا آج سے عہد کریں' تاکہ ممکن حد تک احساس محرومی کے اسباب و ذرائع کا سدباب کیا جائے۔

۶۔ میں تمام اہل قلوب کی خدمت میں التجا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ کی بارگاہ عالی میں التجائیں کریں' دعائیں کریں' گڑگڑائیں کہ ہماری قوم جو طعمہ اغیار بنی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت بے پایاں کے صدقے ہمارے قصوروں کو معاف فرمادے' اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اس امت کو اغیار کی سازشوں سے نجات عطا فرمائیں۔

۷۔ تمام مسلمان مساجد میں بھی اور گھروں میں "صلاۃ تنجینا" اور دیگر اوراد و وظائف کا اہتمام کریں جو ایسے خوف و وحشت کے علاج کے لئے مسنون اور اکابر کا معمول ہیں۔

یہ اس ناکارہ نے ارتجالاً" چند چیزوں کی نشاندہی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتے ہیں کہ جو کچھ لکھا ہے اس سے کسی طبقہ کی جانبداری یا کسی فرد کی تنقیص مقصود نہیں' محض دردمند دل کے ساتھ امت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلاۃ والسلام) کی بھلائی مدنظر ہے' اگر کسی فرد کو اس تحریر کے کسی لفظ سے رنج و صدمہ پہنچا ہو (اس کا تعلق کسی بھی مکتب فکر سے ہو) میں اس سے صدق دل سے معافی کا خواستگار ہوں' میرا ایمان ہے کہ اگر تمام بھائی ان نکات کے مطابق عمل کرنے کا عزم کرلیں تو آج بھی ہم سے یہ عذاب اٹھالیا جاسکتا ہے جس طرح کہ حضرت یونس علیہ السلام کی قوم سے اٹھالیا گیا تھا۔ اور فوراً" امن و عافیت اور الفت و محبت کی فضا قائم ہوسکتی ہے۔

یا اللہ! ہم تیری پناہ میں آنا چاہتے ہیں' یا اللہ! ہمارے تمام جرائم کو معاف فرما' اور ہمیں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے تمام شیاطین الانس والجن کے شر سے پناہ عطا فرما۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون

وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

دنیا بھر میں آپ کے تجارتی و کاروباری تعارف کا مؤثر ذریعہ

اشتہار چھوٹا ہو یا بڑا، رنگین ہو یا بلیک اینڈ وائٹ اہم بات یہ ہے کہ وہ اشتہار کتنے لوگوں کی نظر سے گزرتا اور کتنے لوگوں پر اپنا تاثر چھوڑتا ہے۔

ختم نبوت میں شائع ہونے والے اشتہارات

80,000

سے زائد افراد کی نظر سے گزرتے اور انمٹ تاثر چھوڑ جاتے ہیں۔

آپ کی مصنوعات اور خدمات کے بھرپور تعارف کے لئے ختم نبوت ایک موثر ذریعہ ہے کیونکہ یہ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ چالیس دیگر ممالک تک آپ کے پیغام اور تعارف کو پہنچا سکتا ہے۔

ختم نبوت میں دیا ہوا آپ کا اشتہار صرف دنیوی اعتبار سے ہی مفید نہیں بلکہ اشاعت دین اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی میں یہ آپ کا حصہ ہوگا جو بروزِ حشر شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ بنے گا۔

دینی تربیت و معلومات اور فتنہ قادیانیت کے کرتوتوں سے واقفیت کے لئے

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

پڑھیے اور دوسروں تک بھی پہنچائیے

سودی لین دین والوں سے معذرت

مزید معلومات کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت۔ ایم۔ اے جناح روڈ

پُرانی نمائش کراچی

فون:۔ 7780337 ● فیکس:۔ 7780340